عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۱۲، شمارہ نمبر ۱۱
KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

رشد و ہدایت کے
آفتاب درخشاں
صلی اللہ علیہ وسلم

- امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء
- قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی کے خلاف قادیانیوں کی اپیل مسترد کرنے والے

سپریم کورٹ کے
قابلِ صد احترام جج صاحبان
کو
ملتِ اسلامیہ کا خراجِ عقیدت

- لاہور میں بم کے دھماکے "را" کی تخریب کاری، را کا مرکز ربوہ ہے
- درآمدی وزیرِ اعظم کی بھناہٹ - یہ کیا! سوال گندم جواب چنا
- تخت ہزارہ میں قادیانیوں کی مسلم قبرستان میں تیل چھڑک کر آگ لگانے کی کمینہ حرکت۔

تحفہ قادیانیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے نائب امیر اوّل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کی تصنیف لطیف

○ آپ کے قلم سے مختلف اوقات میں لکھے جانے والے رسائل و مقالات کا مجموعہ ○ معلومات کا خزانہ ○ دلائل کا انبار ○ حقائق کا انکشاف ○ ایک درویش منش بزرگ کے قلم سے قادیانیوں کی ہدایت کا سامان ○ ریحانتہ الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے تیرھویں صدی میں تحفہ اثنا عشریہ تحریر فرمایا ○ اور انہیں کے وارث حضرت لدھیانوی صاحب نے پندرھویں صدی میں تحفہ قادیانیت تحریر فرمائی ○ عنوانات ملاحظہ ہوں ○ عقیدہ ختم نبوت ○ قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین ○ عدالت عظمیٰ کی خدمت میں ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام ○ چوہدری ظفر اللہ کو دعوت اسلام ○ مرزا طاہر کے جواب میں ○ مرزا طاہر پر آخری اتمام حجت ○ دو دلچسپ مباہلے ○ قادیانی فیصلہ ○ شناخت ○ نزول عیسیٰ علیہ السلام ○ المہدی والمسیح ○ قادیانی اقرار ○ قادیانی تحریریں ○ قادیانی زلزلہ ○ مرزا قادیانی نبوت سے مراق تک ○ قادیانی جنازہ ○ قادیانی مردہ ○ قادیانی ذبیحہ ○ قادیانی اور تعمیر مسجد ○ غدار پاکستان (ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی) ○ گالیاں کون دیتا ہے ○ قادیانیوں اور دوسرے کافروں میں فرق ○ قادیانی مسائل ○ غرض ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، کذب مرزا قادیانی اور کسی بھی مسئلہ پر یہ کتاب فیصلہ کن ہے ○ انسائیکلوپیڈیا ہے ○ قادیانی مذہب سے لے کر سیاست تک، مساجد سے عدالت تک کی کسی بھی ضرورت کے لئے اس کتاب کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے ○ دینی اداروں، علماء، مناظرین، وکلاء تمام حضرات کی لائبریریوں کے لئے ضروری ہے ○ صفحات ۷۲۰ ○ کاغذ عمدہ ○ کمپیوٹر کتابت ○ خوبصورت رنگین ٹائٹل ○ عمدہ اور پائیدار جلد ○ قیمت =/۱۵۰ روپے ○ جماعتی رفقاء و طلباء کے لئے رعایتی قیمت =/۱۱۰ روپے ڈاک خرچہ بذمہ دفتر ○ پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ○ مجلس کے مقامی دفاتر سے بھی طلب کریں ○

ملنے کا پتہ۔

مرکزی ناظم اعلیٰ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر، حضوری باغ روڈ، ملتان۔ پاکستان۔ فون نمبر ۷۸۰۹۷۴

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

مُدیر مسئول **عبدالرحمٰن باوا**

جلد ۱۲ | یکم تا ۷ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۰ تا ۲۶ اگست ۱۹۹۳ء | شمارہ: ۱۱

اس شمارے میں

۱۔ اداریہ ———— ۳
۲ دینِ اسلام کا مزاج ———— ۵
۳ توحید یا تثلیث ———— ۷
۴ آفتاب درخشاں ———— ۱۱
۵ اندھیرے سے روشنی کی طرف ———— ۱۳
۶ علامہ اکبر الہ آبادی سے انٹرویو ———— ۱۵
۷ حق و انصاف کی اعلیٰ مثال ———— ۱۶
۸ چلتے چلتے ———— ۱۸
۹ سپریم کورٹ کے جج صاحبان ———— ۲۰
۱۰ شناختی کارڈ ———— ۲۲

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نگرانِ اعلیٰ

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

معاون مدیر

مولانا منظور احمد الحسینی

سرکولیشن منیجر

محمد انور

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب رحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان

فون نمبر 7780337

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

چندہ اندرون ملک

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ بیرون ملک

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک ۴۵ ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت

الائیڈ بینک نوری ٹاؤن برانچ

اکاؤنٹ نمبر ۲۳۰۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۰/۴ پیرٹ لائن کراچی

کھوسکی شادی لارج میں قادیانی عبادت خانہ یا فحاشی کا اڈہ

سندھ کی سول انتظامیہ کی سرپرستی میں قادیانیوں کو تبلیغ کی چھوٹ

قادیانیوں کی حیثیت نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک بھی اتنی نہیں ہے' جتنی آٹے میں نمک کی ہوتی ہے۔ لیکن زبان کس کی روکی جا سکتی ہے۔ قادیانی اپنی تعداد بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنے کی یہ عادت انہیں وراثت میں ملی ہے۔ جب مرزا قادیانی ان کا گرو گھنٹال جھوٹ بکتا تھا تو اس کے پیروکار کب پیچھے رہ سکتے ہیں۔ قادیانی اپنی تعداد افسروں اور انتظامیہ کے سامنے زیادہ بتاتے ہیں۔ اس کے ساتھ یہودی اور عیسائی سرمایے کی جھنکار بھی ہوتی ہے۔ ہمارے افسروں خصوصاً" سندھ میں متعین افسروں کی اکثریت رشوت خوروں کی ہے جب وہ مرزائیوں کے ہاتھ میں یہودی' عیسائی سرمایے کی جھنکار سنتے ہیں تو ان کے منہ سے رال ٹپکنے لگتی ہے اور مرزائی جو کام بھی انہیں کہیں وہ کر گزرتے ہیں۔ تبلیغ کریں تو وہ انہیں روکتے نہیں' مسلمان انہیں روکیں یا وہ مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کریں تو انہیں پکڑتے نہیں۔

اس طرح سندھ میں قادیانیوں کو انتظامیہ اور افسر شاہی کی سرپرستی کی وجہ سے خوب آزادی ملی ہوئی ہے اور وہ اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ انتہائی جارحانہ انداز میں کرتے ہیں۔ تبلیغ کے ساتھ اپنے مرزواڑے (ڈش اینٹینا کے ذریعے) انہوں نے فحاشی اور عیاشی کے اڈے بنائے ہوئے ہیں۔ واقعات کے مطابق کھوسکی شادی لارج کے عبادت خانے میں قادیانیوں نے ڈش اینٹینا لگایا ہوا ہے' جس میں بعض اضافی آلات بھی لگائے گئے ہیں جو پی ٹی وی کے پروگرام جام کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مرزا طاہر کے پروگرام کے بعد فحش فلمیں شروع کر دی جاتی ہیں' جس سے نوجوانوں کے اخلاق پر برے اثرات پڑ رہے ہیں۔ مرزائی نہ صرف نوجوان لڑکوں کو فحش فلموں کے نظارے کراتے ہیں بلکہ وہ اپنے ساتھ اپنی لڑکیوں کو بھی لے جاتے اور پھر نوجوانوں کو شادی کا لالچ دے کر انہیں راہ ہدایت سے بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ گویا مرزائی مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ لڑکی لو اور مرزائی ہو۔

قادیانی اس علاقے میں انتظامیہ کی سرپرستی اور دولت کی ریل پیل کی وجہ سے بااثر بھی ہیں' جب انہوں نے اپنے عبادت خانے میں منی سینما گھر قائم کیا' مسلمان آڑے آئے تو وہ کھلی دہشت گردی پر اتر آئے۔ جن اخباروں میں قادیانیوں کے فحاشی کے اڈے کے خلاف خبریں شائع ہوئیں' ان کے نامہ نگاروں کو دھمکیاں دی گئیں۔ ایک غیرت مند مسلمان ٹھیکیدار امیر بخش راھوں کو مبینہ طور پر تین افراد نے اغواء کرنے کی بھی کوشش کی جسے اہل محلہ نے ناکام بنا دیا۔

یہ صرف کھوسکی ہی کا مسئلہ نہیں بلکہ قادیانیوں نے ہر عبادت خانے کو جن پر بیوت الذکر اور بیوت الحمد حتیٰ کہ کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا ہے' منی سینما گھروں میں تبدیل کر رکھا ہے۔ علاوہ ازیں ان منی سینما گھروں میں باہر سے جانے والے لڑکے اور مرزائی لڑکیوں کے درمیان اکھ مٹکا ہوتا ہے اور مبینہ طور پر ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں جن پر شاعر کا یہ شعر صادق آتا ہے۔

منظور ہے کہ سیم تنوں کا وصال ہو
مذہب وہ چاہیے کہ زنا بھی حلال ہو

ہم یہ الزام نہیں لگا رہے' ایسی کتابیں شائع شدہ موجود ہیں جن میں مرزائیت کی تصویر کا یہ رخ نہایت تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ خود مرزا قادیانی کے بارے میں اس کے بیٹے آنجہانی مرزا محمود نے جمعہ کے اجتماع میں ایک خط پڑھ کر سنایا تھا۔ وہ شخص مرزا قادیانی کا پیروکار تھا' لیکن مرزا محمود کا اس کی بدکرداریوں کی وجہ سے مخالف تھا۔ اس خط میں اس نے لکھا کہ ہمیں اعتراض مرزا صاحب (مرزا قادیانی) کی ذات پر نہیں کیونکہ وہ ولی اللہ تھے اور ولی اللہ بھی کبھی زنا کر لیا کرتے ہیں' ہمیں اعتراض مرزا محمود پر ہے جو ہر وقت زنا میں دھت رہتا ہے۔

اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ قادیانیوں کے "بیوت الذکر" عبادت خانے نہیں بلکہ بیوت المذکر والمونث ہیں' انہیں منی سینما گھروں اور فحاشی و عیاشی کے اڈوں کا نام دینا زیادہ مناسب ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ان منی سینما گھروں اور فحاشی و عیاشی کے اڈوں کو فوراً" ختم کرے۔

علاوہ ازیں ان کا حلیہ مساجد سے ملتا جلتا ہے' جن پر کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا ہے۔ سادہ لوح مسلمان ان سے دھوکا کھا جاتے ہیں۔ پھر کلمہ طیبہ لکھ کر وہاں جو کرتوت ہوتے ہیں' ان سے کلمہ طیبہ کی توہین ہوتی ہے جو مسلمانوں کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے بھی فحاشی کے ان قادیانی اڈوں کا نوٹس لینا ضروری ہے۔ اگر حکومت نوٹس نہیں لے گی تو پھر مسلمان خود میدان میں آ جائیں گے۔

دین اسلام کا مزاج اور اس کی نمایاں خصوصیت

از: مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہ

قرآن کریم دعوت و تبلیغ اور جہد و جہاد کے میدان میں کام کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا اور یہ آداب سکھاتا ہے

نیز فرمایا:۔

ودّوا لو تدھن فیدھنون ٥

(سورۃ القلم۔۹)

ترجمہ:۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو، تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف توحید بلکہ اسلام کے بنیادی عقائد، حتی کہ دین کے ارکان و فرائض کے بارے میں بھی لچک دار اور مصالحانہ موقف نہ تھا جو سیاسی قائدین کا، جو بزعم خود اپنے کو حقیقت پسند اور عملی انسان سمجھتے ہیں، ہر زمانہ میں طرۂ امتیاز رہا ہے۔ شہر طائف کے فتح ہو جانے کے بعد عرب کے دوسرے سربرآوردہ قبیلہ ثقیف کا وفد اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اور یہ درخواست کرتا ہے کہ لات نامی صنم کو، جس کی وجہ سے طائف کو مکہ کے بعد مرکزیت اور تقدس حاصل تھا، تین سال تک اپنے حال پر رہنے دیا جائے اور دوسرے اصنام کی طرح اس کے ساتھ معاملہ نہ کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاف انکار فرما دیتے ہیں وفد کے لوگ دو سال، پھر ایک سال کی مہلت مانگتے ہیں۔ آپ مسلسل انکار فرماتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اس پر اتر آتے ہیں کہ ہمارے طائف واپس جانے کے بعد صرف ایک مہینہ کی مہلت دیدی جائے، لیکن آپ ان کی آخری درخواست قبول فرمانے کے بجائے ابوسفیان بن حرب (جن کی طائف میں رشتہ داری تھی) اور قبیلہ ثقیف ہی کے ایک فرد مغیرہ بن شعبہ کو مامور فرماتے ہیں، کہ وہ جائیں اور لات اور اس کے معبد کو ڈھا دیں۔ اہل وفد ایک درخواست یہ بھی کرتے ہیں کہ انہیں نماز سے معاف رکھا جائے۔ آپ فرماتے ہیں اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں۔

اس گفتگو سے فارغ ہو کر وہ اپنے وطن واپس لوٹتے ہیں اور ان کے ساتھ ابوسفیانؓ اور مغیرہؓ بھی جاتے ہیں اور لات کو ڈھا دیتے ہیں، اور پورے قبیلہ ثقیف میں اسلام پھیل جاتا ہے یہاں تک کہ پورا طائف مسلمان ہو جاتا ہے۔

(زادالمعاد، ج ۱۔ ص ۴۵۸۔۴۵۹ باختصار)

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ وہ تبلیغ و دعوت اور اپنی تفہیم و مکالمہ میں وہی اسلوب اور وہی تعبیرات استعمال کرتے ہیں، جو ان کی دعوت کی روح اور نبوت کے مزاج سے ہم آہنگ ہوتی ہیں، وہ کھل کر پوری وضاحت کے ساتھ آخرت کی دعوت دیتے ہیں، جنت اور اس کی نعمتوں اور لذتوں کا شوق دلاتے ہیں۔ دوزخ اور اس کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈراتے ہیں، اور جنت دوزخ دونوں کا تذکرہ اس طرح کرتے ہیں گویا وہ نگاہوں کے سامنے ہیں وہ عقلی دلائل و براہین اور مصالح و مفادات کے بجائے ایمان بالغیب کا مطالبہ کرتے ہیں۔

ان کا عہد بھی مادی فلسفوں اور نظریات سے جو ان کے عہد کی سطح اور حالات کے مطابق ہوتے ہیں یکسر خالی نہیں ہوتا اس عہد میں بھی کچھ طبقوں کی خاص اصطلاحات ہوتی ہیں، وہ ان سے ناواقف نہیں ہوتے، وہ یہ بھی خوب سمجھتے ہیں کہ یہ فلسفے اور اصطلاحات سکہ رائج الوقت ہے، اور انہیں کا اس دور میں چلن ہے۔ لیکن لوگوں کو قریب کرنے اور اپنی طرف آنے کی دعوت دینے کے لئے وہ ان سے کام نہیں لیتے، وہ اللہ تعالیٰ پر اس کی صفات و افعال کے ساتھ ملائکہ پر، تقدیر پر، حشر ہو یا نشر، موت کے بعد اٹھائے جانے

پر ایمان کی دعوت دیتے ہیں وہ بغیر کسی تردد اور معذرت کے یہ اعلان کرتے ہیں، کہ ان کی دعوت قبول کرنے، اور ان پر ایمان لانے کا انعام جنت اور خدا تعالیٰ کی رضا و خوشنودی ہے۔

دعوت کے سلسلہ میں نبوی مزاج و منہاج اور طریقہ کار کی بہترین مثال بیعت عقبہ ثانیہ کا واقعہ ہے، جب اہل یثرب کی ایک تعداد جن میں ۷۳ مرد اور دو عورتیں تھیں، حج کے لئے مکہ معظمہ آئے اور عقبہ کے پاس وادی میں اکٹھا ہوئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عم محترم حضرت عباس بن عبدالمطلب کے ساتھ، (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) تشریف لائے تھے، آپؐ نے قرآن پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، خدائے واحد کی طرف دعوت اور اسلام کی ترغیب دی، اور فرمایا کہ تم سے میں یہ عہد اور بیعت لیتا ہوں کہ میرے ساتھ حفاظت اور خیال کا وہی معاملہ کرو گے، جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ کرتے ہو، انصار نے بیعت کی اور آپؐ سے یہ وعدہ لیا کہ آپ ان کو چھوڑ کر پھر اپنی قوم میں واپس نہ جائیں گے۔ وہ زیرک و دانا تھے اور اس عہد و پیمان کے دور رس اور خطرناک نتائج سے بخوبی واقف تھے، وہ سمجھتے تھے کہ وہ تمام قریبی قبائل، بلکہ پورے عرب سے دشمنی مول لے رہے ہیں، ان کے ایک جہاندیدہ تجربہ کار رفیق (عباس بن عبادہ انصاری نے بھی ان کو مزید نتائج سے آگاہ کیا۔ اور ہوشیار کیا۔ لیکن انہوں نے جواب میں یک زبان ہو کر کہا کہ ہم مال و منال کے نقصان اور اپنے سربرآوردہ خاندان کے قتل و ہلاک ہو جانے کا خطرہ مول لیتے ہوئے آپؐ کو لے جا رہے ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ملتفت ہو کر انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم نے وعدہ وفا کر دکھلایا تو ہمیں کیا ملے گا؟

ایسے نازک موقعہ پر اگر خدا کے پیغمبر کی جگہ کوئی سیاسی لیڈر، کوئی قومی رہنما، یا محض سیاسی سوجھ بوجھ کا کوئی انسان ہوتا تو اس کا جواب یہ ہوتا کہ افتراق و انتشار کے بعد اب تمہاری شیرازہ بندی ہو گی ایک قبیلہ کی معمولی حیثیت کے بعد اب پورے عرب میں تمہارا وجود تسلیم کیا جائے گا، اور تم ایک طاقت بن کر ابھرو گے، یہ کوئی خیالی اور ناقابل قیاس بات نہ تھی، بلکہ تمام علامات و قرائن اس کے امکان اور امر واقعہ بننے پر دلالت کرتے تھے، خود ان اہل یثرب میں سے ایک کہنے والے نے اس سے پیشتر کہا تھا کہ:۔

”ہم اپنی قوم کو اس حالت میں چھوڑ کر آئے ہیں کہ شاید ہی کسی قوم میں ایسی دشمنی و انتشار ہو۔ جیسا ہماری قوم میں ہے ہمیں امید ہے کہ خدائے تعالیٰ آپؐ کے ذریعہ ان کی شیرازہ بندی کرے اب ہم ان کے پاس جائیں گے، اور آپؐ کی یہ دعوت ان کے سامنے پیش کریں گے، اور جس دین کو ہم نے قبول کیا ہے۔ ان کو بھی اس کی دعوت دیں گے، اگر خدائے تعالیٰ آپ کی ذات پر ان کو مجتمع فرما دے تو آپ سے بڑھ کر کوئی صاحب اقتدار اور باعزت و شوکت شخص نہ ہوگا۔

(سیرت ابن ہشام، ق ا صـ۴۲۹)

لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس سوال کے جواب میں کہ ”اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر ہمیں کیا ملے گا؟ صرف اس پر اکتفا فرمایا کہ ”جنت“، اس وقت انہوں نے عرض کیا کہ حضور دست مبارک دراز فرمایئے۔ آپؐ نے اپنا دست مبارک بڑھایا۔ اور انہوں نے بیعت کر لی۔

(صحیح مسلم، کتاب الحدود باب حد السرقۃ و نصابہا)

اسی غیرت اور کار نبوت کی تکمیل کا اثر ہے کہ پیغمبر کسی شرعی حکم میں کسی تبدیلی کے نہ روادار ہوتے ہیں اور نہ کسی حکم پر عمل، کسی کی سفارش اور اثر سے موقوف و ملتوی رکھتے ہیں، وہ قریب و بعید یگانہ و بیگانہ سب پر یکساں طریقہ پر اللہ تعالیٰ کے حدود و احکام کا نفاذ کرتے ہیں، چنانچہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک خاتون کے بارے میں، جس سے چوری کا جرم سرزد ہوا تھا، اسامہ بن زید۔ (رضی اللہ عنہ (جن پر رسول اللہ صلی اللہ کی خاص شفقت و عنایت تھی) سفارش کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے آپؐ نے غضبناک ہو کر فرمایا، کہ اللہ کے متعین کردہ حدود کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ پھر آپؐ نے تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا:۔

باقی آئندہ

بیوقوف کی چپ بھی بھلی

ایک شخص امام ابو یوسفؒ کی مجلس میں اکثر آتا تھا لیکن ہمیشہ خاموش رہتا تھا۔ ایک دن امام صاحب نے اس سے فرمایا:

”تم کچھ بولتے نہیں کوئی بات پوچھنی ہو تو کسی جھجک کے بغیر پوچھ لیا کرو۔“

اس نے کہا بہت اچھا۔

تھوڑی دیر بعد بولا: روزہ کب افطار کرنا چاہیے؟“ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے ــــــ بولا اگر سورج آدھی رات تک غروب نہ ہو تو؟“

یہ سن کر امام صاحب ہنس پڑے اور فرمایا: ــــ تمہارا چپ ہی رہنا اچھا تھا، تمہاری زبان کھلوا کر میں نے غلطی کی۔“

توحید یا تثلیث

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ۔

امّا بعد!

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون۔

(۲۱-۲۵)

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجا اسے یہی پیغام دیا کہ یقیناً میرے سوا کوئی بھی معبود نہیں لہٰذا میری ہی عبادت کرو۔

توراۃ موسیٰ کا مرکزی پیغام

ولقد اٰتینا موسی الکتاب وجعلنٰہ ھدًی لبنی اسرائیل الا تتخذوا من دونی وکیلا۔ ۱۵-۲۔

ترجمہ: اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب (توراۃ) عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لئے ذریعہ ہدایت قرار دیا (اس کا مرکزی مضمون یہ تھا) کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنائیو۔ (یعنی توحید خالص کو اختیار کرنا)

تورات کا اعلان

تورات کے پانچویں رسالے کتاب استثناء میں بڑے اہتمام سے مذکور ہے:-

سن اے اسرائیل۔ خداوند ہمارا ایک ہی خداوند ہے۔ تو اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان۔ اور اپنی ساری طاقت سے خداوند اپنے خدا سے محبت رکھ (باب ۶، آیت ۴)

مسیح اور انجیل کی گواہی

ایک موقع پر ایک یہودی عالم نے مسیحؑ سے دریافت کیا۔ اے استاد! تورات میں کون سا حکم بڑا ہے؟ اس نے اس سے کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ۔ بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ اور دوسرا اس کی مانند یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہی دو حکموں پر تمام تورات اور انبیاءؑ کے صحیفوں کا مدار ہے۔ (انجیل متی ۲۲، ۳۴، تا ۴۰)

مرقس ۱۲: ۲۸: تا ۳۲ میں ہے کہ:-

یہودی عالم نے پوچھا کہ سب حکموں میں اوّل کون سا ہے؟ یسوعؑ نے جواب دیا کہ اوّل یہ ہے کہ:-

اے اسرائیل! سن! خداوند ہمارا ایک ہی خداوند ہے۔ اور تو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ دوسرا یہ ہے کہ تو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ فقیہ (یہودی عالم) نے اس سے کہا اے استاد! کیا خوب۔ تو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

انجیل لوقا میں ہے:-

اور دیکھو ایک عالم شرع اٹھا اور یہ کہہ کر اس کی آزمائش کرنے لگا کہ اے استاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بنوں۔ اس نے (مسیحؑ نے) اس سے کہا کہ توریت میں کیا لکھا ہے؟ تو کس طرح پڑھتا ہے۔ اس نے جواب میں کہا کہ خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ۔ اس نے اس سے کہا۔ تو نے ٹھیک جواب دیا۔ یہی کر تو جیئے گا۔

(۱۰: ۲۵: تا ۲۸)

ف۔ مندرجہ بالا حوالہ جات کے پیش نظر کسی کو توحید کے مفہوم اور حقیقت کے سمجھنے اور تمام کتب الٰہی کے متحد و متفق ہونے میں ذرا برابر شبہ نہیں رہ سکتا۔ مسئلہ توحید میں تمام انبیاءؑ اور کتابیں ایک دوسرے کی مصدق ہیں۔ کسی بھی قسم کی تثلیث فی التوحید کا تصور خدائی تعلیمات کے خلاف ہے۔

اب تفصیل سے بائبل کے دونوں حصوں (قدیم وجدید) سے الگ الگ اس مسئلہ کو ملاحظہ فرمائیے۔

مسئلہ توحید اور عہد قدیم

(۱) کتاب استثناء باب ۶ آیت ۴ جو اوپر گذر چکا۔

(۲) یہ سب کچھ تجھے دکھایا گیا ہے کہ تو جانے کہ خداوند ہی خدا ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں

(استثناء۔ ۴۔ ۳۵)

(۳) آج کے دن تو جان لے اور اس بات کو اپنے دل میں جمالے کہ اوپر آسمان میں اور نیچے زمین پر

خداوند ہی خدا ہے اور کوئی دوسرا نہیں۔ استثناء ۴۔ ۳۹۔ قرآن مجید کی سورۃ زخرف ۸۴ میں بھی یہی ہے۔

(۴) اور خداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں کیونکہ تیرے سوا کوئی ہے ہی نہیں۔ (سموئیل اوّل ۲: ۲)

(۵) حزقیاہ کی دعا۔ اے خداوند اسرائیل کے خدا کروبیوں کے اوپر بیٹھنے والے تو ہی اکیلا زمین کی سب سلطنتوں کا خدا ہے۔ (سلاطین دوم ۱۹، ۱۵)

(۶) تو ہی اکیلا خداوند خدا ہے۔ (سلاطین دوم ۱۹، ۱۹)

(۷) اے خداوند! کوئی تیری مانند نہیں اور تیرے سوا جس سے ہم نے کانوں سے سنا ہے اور کوئی خدا نہیں (۱۔ تواریخ ۱۷، ۲۰)

(۸) اے خداوند تو ہی خدا ہے۔ (۱ تواریخ ۱۷، ۲۶)

(۹) تیرا جلالی نام مبارک ہو جو سب حمد و تعریف سے بالا ہے تو ہی اکیلا خداوند ہے۔ (نحمیاہ ۹-۶)

(۱۰) تو ہی واحد خدا ہے۔ (زبور ۸۶-۱۰)

(۱۱) ازل سے ابد تک تو ہی خدا ہے۔ (زبور ۹۰، ۲)

(۱۲) سو اب اے خداوند ہمارے خدا تو ہم کو اس کے ہاتھ سے بچا لے تا کہ زمین کی سب سلطنتیں جان لیں کہ تو ہی اکیلا خداوند ہے۔ (کتاب یسعیاہ ۳۷، ۲۰)

(۱۳) میں خداوند نے جو اوّل آخر ہوں وہ میں ہی ہوں۔ (یسعیاہ ۴۱، ۴)

(۱۴) اور سمجھو کہ میں وہی ہوں مجھ سے پہلے کوئی خدا نہ ہوا اور میرے بعد بھی کوئی نہ ہوگا۔ (کتاب مذکور ۴۳، ۱۰)

(۱۵) رب الافواج فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (یسعیاہ ۴۴، ۶، و ۸)

(۱۶) خداوند تیرا فدیہ دینے والا جس نے رحم ہی سے تجھے بنایا یوں فرماتا ہے کہ میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ کون میرا شریک ہے؟ (یسعیاہ ۴۴، ۲۴)

(۱۷) میں ہی خداوند ہوں اور کوئی نہیں۔ میرے سوا کوئی خدا نہیں۔ (یسعیاہ ۴۵، ۵ و ۶ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۱)

(۱۸) اے رب الافواج (رب العالمین) کے اسرائیل کے خدا کروبیوں کے اوپر بیٹھنے والے تو ہی اکیلا زمین کی سب سلطنتوں کا خدا ہے۔ (یسعیاہ ۳۷، ۱۶)

(۱۹) پہلی باتوں کو جو قدیم سے ہیں یاد کرو کہ میں خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں۔ میں خدا ہوں مجھ سا کوئی نہیں (لیس کمثلہ شیئ) یسعیاہ ۴۶، ۹۔ آسمان پر ایک خدا ہے۔ (دانیال ۲، ۲۸)

(۲۰) اور میں خداوند تمہارا خدا ہوں اور کوئی دوسرا نہیں (یوایل ۲، ۲۷۔ و کذالک زبور ۴۳، ۷ و ۲)

تبصرہ

ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ شریعت موسوی (توراۃ) اور بعد کے تمام نبیوں کی تعلیمات میں توحید خداوندی نہایت اہتمام سے بیان کی گئی ہے اگر موجودہ عیسائیوں کے عقیدہ توحید فی التثلیث (یعنی باپ بیٹا اور روح القدس تینوں مل کر پھر ایک خدا) کی کچھ حقیقت ہوتی تو سابقہ نبیوں میں سے کوئی ایک تو اس کی وضاحت کرتا۔ مگر تمام بائبل گواہ ہے کہ نوح سے لے کر ابراہیمؑ۔ یعقوبؑ۔ اسحاقؑ۔ موسیٰؑ صاحب تورات اور بعد کے کسی بھی نبی نے سوائے توحید خالص کے تثلیث وغیرہ کا نام تک نہیں لیا حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اس کی طرف اشارہ تک نہیں فرمایا بلکہ تمام نبیوں اور کتابوں والی توحید کو بیان فرمایا اور اس کی تصدیق فرمائی۔ لہٰذا ثابت ہوا اصل توحید ہی ہے۔ تثلیث عیسائیوں کی من گھڑت ہے

توحید خالص اور اناجیل

عہد قدیم (توراۃ و زبور وغیرہ) کی طرح موجودہ

غزل

ڈاکٹر طفیل احمد مدنی

تری جنت میں پوشیدہ خزانوں تک بھی پہنچیں گے
زمیں کے رہنے والے آسمانوں تک بھی پہنچیں گے

مقرر کر دیے تھے جو ازل میں دست قدرت نے
ہمارے تیر اک دن ان نشانوں تک بھی پہنچیں گے

تصور بھی پہنچ سکتا نہ ہو جن کی بلندی تک
یہ شاہینوں کے بچے ان چٹانوں تک بھی پہنچیں گے

نہیں پابند محلوں کے ہوا کے نرم رو جھونکے
یہ بام قصر سے کچے مکانوں تک بھی پہنچیں گے

کچھ اپنے عہد کے حالات بھی ان میں رقم کر دو
کہ یہ اشعار آئندہ زمانوں تک بھی پہنچیں گے

زمانے میں جنہیں عشق و وفا کی جستجو ہوگی
وہ اہل دل ہماری داستانوں تک بھی پہنچیں گے

چمن کو آگ دے دینا تو آساں ہے بہت یارو
مگر شعلے تمہارے آشیانوں تک بھی پہنچیں گے

نئی تہذیب کے یہ لال کالے کیسری دھبے
خبر کیا تھی طفیل اپنے گھرانوں تک بھی پہنچیں گے

اناجیلوں میں بھی توحید خالص کی ہی تعلیم ہے ایک آیت بھی ایسی نہیں جو تثلیث پر دلالت کرے۔ مگر سینہ زوری کی بھی ایک حد ہوتی ہے مروجہ تمام مسیحی عقائد و نظریات مختلف مجلسوں اور کونسلوں کی پیداوار ہیں ایسے ہی مسئلہ تثلیث بھی چوتھی صدی کی پیداوار ہے ورنہ مروجہ اناجیل میں اب بھی توحید خالص ہی ملتی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:-

(۱) ابلیس بوقت آزمائش مسیح کو بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور دنیا کی ساری بادشاہتیں اور ان کی شان و شوکت اسے دکھائی۔ اور اسے کہا تو جھک کر مجھے سجدہ کرے تو یہ سب کچھ تجھے دیدوں گا۔ یسوع نے اس سے کہا اے شیطان، دور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تو خداوند (استثنا ۶، ۱۳) اپنے خدا کو سجدہ کر اور صرف اسی کی عبادت کر۔

(متی ۴، ۱۰ و لوقا ۴، ۸)

(۲) زمین پر کسی کو باپ نہ کہو کیونکہ تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔ (متی ۲۳، ۹)

اور نہ تم ہادی کہلاؤ کیونکہ تمہارا ہادی ایک ہی ہے یعنی مسیح۔

(۳) یہود کے جواب میں فرمایا کہ اگر میں بدروحوں کو خدا کی قدرت سے نکالتا ہوں الخ (متی ۱۲، ۲۸۔

لوقا ۱۱، ۲۰)

(۴) میں اپنے آپ کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔ یوحنا ۵، ۳۰ (معلوم ہوا بھیجنے والا ایک خدا ہے اور مسیح اس کا بھیجا ہوا رسول ہے۔)

(۵) اگر میں اپنی گواہی دوں تو میری گواہی سچی نہیں۔ ایک اور ہے جو میری گواہی دیتا ہے۔

(یوحنا ۵، ۳۲)

(۶) اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔ (یوحنا ۱۶، ۳۲)

(۷) ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو۔ اور یسوع مسیح کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ (۱۷، ۳)

(۸) قبر سے زندہ ہونے کے بعد فرمایا کہ۔ میرے بھائیوں کے پاس جا کر ان سے کہہ کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔ (یوحنا ۲۰، ۱۷)

معلوم ہوا کہ خدا ایک ہی ہے اور مسیح خدا نہیں۔

(۹) کیونکہ میں اکیلا نہیں بلکہ میں ہوں اور باپ (خدا) ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور تمہاری توریت میں بھی لکھا ہے کہ دو آدمیوں کی گواہی مل کر سچی ہوتی ہے۔ ایک تو میں خود اپنی گواہی دیتا ہوں اور ایک باپ ہے جس نے مجھے بھیجا۔

(انجیل یوحنا ۸، ۱۵ تا ۱۷)

معلوم ہوا کہ دونوں کی ذات جدا جدا ہے۔ ایک بھیجنے والا (خدا) ہے اور دوسرا بھیجا ہوا (نبی) ہے۔

(۱۰) جو کلام تم سنتے ہو وہ میرا نہیں میرے باپ کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ۱۴، ۲۴)

(۱۱) خدا ایک آدمی کے ذریعے عدالت کرے گا جسے اس نے مقرر کیا ہے۔ (اعمال ۱۷، ۳۱)

معلوم ہوا کہ خدا ایک ہے اور مسیح آدمی اور انسان ہے۔

(۱۲) خدا ایک ہے اور خدا اور انسانوں کے بیچ میں درمیانی بھی ایک یعنی یسوع مسیح جو انسان ہے۔

(تیمتھیس ۲، ۵)

(۱۳) پولوس کے تمام خطوط کے شروع میں ہے ہمارے باپ خدا اور خداوند یسوع مسیح کی طرف سے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔

(ملاحظہ کر تحفہ دوم ص۱)

(۱۴) وہ عزت جو خدائے واحد کی طرف سے ہوتی ہے؟

(یوحنا ۵، ۴۴)

(۱۵) باپ سب سے بڑا ہے ۱۰، ۲۸ ۔ بے عیب صرف ایک ہی ہے۔ ایک شخص نے مسیح سے کہا اے نیک استاد! یسوع نے کہا تو مجھے نیک (بے عیب) کیوں کہتا ہے کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔

(مرقس ۱۰، ۱۸، ۱۹، متی ۱۹، ۱۷، لوقا ۱۸، ۱۹)

(۱۶) تمام اختیار باپ ہی کے پاس ہے۔

(اعمال ۱، ۷)

(۱۷) خدا صرف ایک ہی ہے۔ (رومیوں ۳، ۳۰)

(۱۸) اسی واحد حکیم خدا کی یسوع مسیح کے وسیلے سے ابد تک تمجید ہوتی رہے۔ (رومیوں آخر)

(۱۹) سب چیزیں تمہاری اور تم مسیح کے ہو اور مسیح خدا کا ہے۔ (کرنتھ اول ۳، ۲۳)

(۲۰) سوائے ایک کے کوئی خدا نہیں۔ بت کوئی شئے نہیں۔ (کرنتھ اول ۸، ۴، ۶)

(۲۱) خداوند یسوع کا خدا اور باپ جس کی حمد ابد تک ہو۔ (کرنتھ دوم ۱۱، ۳۰)

(۲۲) اگرچہ آسمان و زمین میں بہت سے خدا کہلاتے ہیں (چنانچہ بہتیرے خدا اور بہتیرے خداوند ہیں) لیکن ہمارے نزدیک تو ایک ہی خدا ہے یعنی باپ جس کی طرف سے ساری چیزیں ہیں ہم اسی کے لئے ہیں اور ایک ہی خداوند ہے یعنی یسوع مسیح۔

(کرنتھ ۱۔ ۸۔ ۶)

(۲۳) نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے۔ خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خداوند ایک ہی ہے اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خدا ایک ہی ہے۔ (کرنتھ اول ۱۲، ۴ تا ۶)

(۲۴) اور وہ (شریعت) فرشتوں کے وسیلے سے ایک درمیانی کی معرفت مقرر کی گئی۔ ایک درمیانی ایک کا نہیں ہوتا مگر خدا ایک ہی ہے۔

(گلتیوں ۳، ۱۹ و ۲۰)

پادری صاحب فرمائیں کہ یہ وحدت کثرت والی ہے یا محض اور خالص ہے؟ کیا اس وحدت کی طرح نہیں کثرت فی الوحدۃ کا بھی ذکر ہے؟

(۲۵) اب ازلی بادشاہ یعنی غیر فانی نادیدہ واحد خدا کی عزت اور تمجید ابد الآباد ہوتی رہے۔

(تیمتھیس اول ۱، ۱۷)

(۲۶) شریعت دینے والا حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔ (یعقوب ۴، ۱۲)

(۲۷) کیونکہ بعض ایسے شخص چپکے سے ہم میں آملے ہیں جن کی سزا کا ذکر قدیم زمانہ میں پیشتر سے لکھا گیا تھا یہ بے دین ہیں اور ہمارے خدا کے فضل کو شہوت پرستی سے بدل ڈالتے ہیں اور خدا کا جو اکیلا مالک ہے (شتہ ۱۸۷۰ء) اور خداوند یسوع مسیح کا انکار کرتے ہیں یہوداہ کا عام خط ۱، ۴۔ تو اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ خدا ایک ہی ہے۔ (یعقوب ۲، ۱۹)

(۲۸) اس خدائے واحد کا جو ہمارا منجی ہے۔

(عام خط ۱، ۲۵)

(۲۹) جو مبارک اور اکیلا حاکم۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ خداوندوں کا خداوند ہے۔ بقا صرف اسی کو ہے۔ (۱-تیمتھیس باب ۶، ۱۵، ۱۶)

(۳۰) ایک ہی خداوند ہے۔ ایک ہی ایمان۔ ایک ہی بپتسمہ۔ اور سب کا خدا اور باپ ایک ہی ہے۔

(افسیوں ۴، ۵)

تبصرہ

مندرجہ بالا کثیر حوالہ جات سے واضح ہوگیا کہ توحید خالص ہی اصل بنیادی عقیدہ ہے اور عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث نہ عہد قدیم میں کہیں مذکور ہے اور نہ جدید میں۔ بلکہ یہ تو بائبل کے لحاظ سے بھی کفر خالص ہے۔

اس کی تصدیق ایک معتبر عیسائی عالم سے سنئے۔ پادری خیراللہ صاحب لکھتے ہیں کہ:-

اگر اس عقیدہ (تثلیث) کو عہد عتیق کی توحید پرستی کے پس منظر میں دیکھا جائے تو کفر نظر آتا ہے اور کٹر یہودی یہی نظریہ رکھتے تھے۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ خالق خدا خود اپنی مخلوق بن گیا جو سلبی نظریہ میں متضاد معلوم ہوتا ہے۔ (دیکھئے قاموس الکتاب صفحہ ۲۳۵، کالم ۱)

جب یہ عقیدہ کہیں مذکور نہیں تو کب اور کیسے وقوع پذیر ہوا۔

یہی بزرگ لکھتے ہیں کہ:-

لفظ تثلیث کتاب مقدس میں موجود نہیں۔ اصطلاح تثلیث فی التوحید پہلی مرتبہ دوسری صدی کے آخر میں بزرگ طرطلیان نے استعمال کی۔ اور یہ مسئلہ مسیحی علم الٰہی میں اس شکل میں چوتھی صدی عیسوی میں بیان کیا گیا۔ تاہم یہ مسئلہ مسیحی مذہب کا بنیادی امتیازی اور جامع مسئلہ ہے۔ (قاموس صفحہ ۲۳۳ کالم ۱)

پادری کینن ڈبلیو۔ جی ہیرس بی اے لکھتے ہیں کہ:-

ایک بت پرست انسان تھیوفلس ساکن انطاکیہ تھا وہ مسیحی کتب کے مطالعہ سے مسیحی ہوگیا ۱۶۸ء میں انطاکیہ کا بشپ مقرر ہوا۔ اس کی تحریرات میں تمثیلات۔ تشبیہات اور رنگین قوت بھری ہے اسی بزرگ نے مسیحی علم الٰہی میں لفظ تثلیث استعمال کیا۔

(دیکھئے تواریخ مسیحی کلیسا حصہ اول مطبوعہ کرسچین نالج سوسائٹی لاہور ۱۹۵۱ء)

عیسائیوں کے ایک مشن یہوداہ وٹنس کے ایک ٹریکٹ میں باحوالہ تحریر کیا گیا ہے۔ کہ مسئلہ تثلیث کو بے دین قسطنطین نے رواج دیا تھا اور اس کی اصل ابتداء نمرود سے ہوئی تھی۔ جس نے اپنی ماں سمرامی سے نکاح کر لیا تھا۔ بعد میں اہل بابل نے نمرود کو باپ بیٹا اور سمرامی کو ماں کا درجہ دے کر دونوں کو خدائی کا درجہ دے دیا اسی طرح اہل بابل اس تریموتی کو مانتے تھے اس کے بعد لکھا ہے۔ کہ تثلیث اور تریموتی کئی اقوام میں مروج ہے۔ مصر۔ بابل۔ اہل فارس۔ ہندو۔ یونانی اسکینڈے نیویا ویسے ہندوستان میں تریموتی کا تصور نمایاں ہے (تثلیث الٰہی ہے یا بے دین بناوٹی کہانی)

نوٹ:- مندرجہ بالا حقائق سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء اور کتب وصحائف ٹریکٹ کا بنیادی اور مشترکہ مشن اور تعلیم توحید خالص ہی ہے۔

آخری اور قابل توجہ بات

ناظرین کرام!

موجودہ عیسائیت کے ہاں مسئلہ تثلیث بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی ضرورت اور اہمیت کے لئے انہوں نے اور کئی امور کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم وملزوم قرار دے رکھا ہے مثلاً انسان کا فطری طور پر گناہ گار ہونا۔ جس کے ازالہ کے لئے مسئلہ کفارہ مرتب کیا گیا۔ پھر جناب مسیح کی ابنیت (خدا کا بیٹا ہونا) اس کی الوہیت اور خدائی۔ اس کا مصلوب ہونا اور پھر زندہ ہوجانا وغیرہ لہٰذا ان امور میں سے کسی ایک کی بھی نفی ثابت کردی جائے تو ان کا یہ سارا تانا بانا ختم ہوجاتا ہے چونکہ تثلیث تین خدا قرار دینا، (میں خدا (باپ) مسیح (بیٹا) اور روح القدس کو ازلیت۔ ابدیت۔ الوہیت وغیرہ میں کلی طور پر مشترک سمجھا جاتا ہے۔ لہٰذا اصولاً اگر:-

(۱) خداوند قدوس کی توحید خالص ثابت کردی جائے۔ تو تثلیث کی نفی ہوجاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی عیسائیت کی بھی نفی ثابت ہوجائے گی۔

(۲) اگر مسیح کی ابنیت (بیٹا ہونا) کی نفی ثابت ہوجائے تو اس کی الوہیت کی نفی واضح ہوجاتی ہے اور ساتھ ہی تثلیث کی نفی۔

(۳) اگر مسیح کی بشریت اور محض رسالت ونبوت ثابت ہوجائے تو بھی اس کی الوہیت ختم جس کے نتیجہ میں تثلیث ختم۔

(۴) ایسے ہی اگر انسان کا موروثی گناہ ثابت نہ ہو تو مسئلہ کفارہ کالعدم ہوجاتا ہے جس کے نتیجہ میں مسیح کی ابنیت والوہیت ختم نیز تثلیث ختم اور موجودہ عیسائیت ختم۔

(۵) ایسے ہی اگر مسیح کی صلیب ثابت نہ ہوسکے تو بھی نمبروار عیسائیت کی تمام کڑیاں ختم۔

غرضیکہ مندرجہ بالا امور ایک ہی مرکزی نظریہ کے متعلقات اور باہم علت ومعلول اور لازم وملزوم کی حیثیت اس طرح رکھتے ہیں کہ کسی ایک کی نفی سے سب کی نفی لازم ہوجاتی ہے یہ سب پھیلاؤ سمٹ کر ختم ہوجاتا ہے۔

ایک مزید قابل توجہ بات

یہ ہے کہ مندرجہ بالا امور کو غیر ثابت قرار دینے

باقی صفحہ ۱۴ پر

رشد و ہدایت کے آفتاب درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم

از۔ محمد اقبال' حیدر آباد

"آج سے ڈھائی ہزار سال پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت ابراہیمؑ نے جو دعا مانگی تھی اس دعا کا نتیجہ میں ہوں۔"

(فرمان رسول)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا اور عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔ جب میں اپنی ماں کے بطن میں آیا تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے اندر سے ایک نور نکلا جس سے بلاد شام کے محل ان پر منکشف ہوگئے۔ بنی سعد بن بکر کے قبیلے میں دودھ پی کر میں نے پرورش پائی۔ میں اپنے گھروں کے پیچھے اپنے بھائی کے ساتھ تھا اور ہم بکریوں کے بچے چرا رہے تھے کہ سفید کپڑوں میں ملبوس دو شخص برف سے بھرا سونے کا ایک طشت لے کر میرے پاس آئے۔ انہوں نے مجھے پکڑا اور میرا بطن یا سینہ چاک کیا۔ اس میں سے ایک کالے گوشت کا ٹکڑا نکال کر پھینک دیا۔ پھر انہوں نے میرا دل اور سینہ اس برف سے یہاں تک دھویا کہ اسے پاک صاف کردیا۔ فرمایا۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔ انہیں ان کی امت کے دس شخص کے مقابل تولو۔ جب مجھے ان کے مقابل تولا گیا تو میں وزن میں ان سے بڑھ گیا۔ پھر اس نے کہا ان کی امت کے ہزار ہزار افراد کے مقابل تولو۔ اس نے مجھے ان کے مقابل تولا تو میں پھر بڑھ گیا (یہ دیکھ کر) اس نے کہا انہیں چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! اگر تم ان کو ان کی ساری امت کے مقابل بھی تولو گے تو یہ وزن میں بڑھ جائیں گے۔"

(ابن ہشام' ۱۵۷/۱)

حضرت ابراہیمؑ کی دو بیویوں سے دو بیٹے تھے۔ ایک بیوی حضرت سارہ دوسری بیوی حضرت ہاجرہ۔ حضرت ہاجرہ کے فرزند کا نام شمائل۔ عربوں نے اس کا تلفظ تبدیل کرکے اس کو اسماعیل بنا دیا۔

حضرت سارہ سے جو بیٹا ہے اس کا نام اسحاقؑ۔ حضرت اسحاقؑ کے بیٹے ہیں حضرت یعقوبؑ۔ ان یعقوب کا نام اسرائیل ہے۔ حضرت یعقوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے دیئے تھے اور بارہ بیٹوں کی اولاد کو بنی اسرائیل کہا جاتا ہے اور بنی اسرائیل میں چودہ ہزار نبی و پیغمبر آئے ہیں۔

حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے صرف ایک ہی نبیؐ ہیں۔ اول و آخر۔ جن کا نام "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آپ دست قدرت کا آخری اور اعلیٰ ترین شاہکار ہیں۔ خدا کی ساری مخلوق میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی شریک و ثانی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک نبی ہونے کا دعویٰ کرے خواہ وہ کسی خطے کا انسان ہو کافر ہے' مرتد ہے' واجب القتل ہے۔ جو اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش روئے زمین کے اس مرکزی مقام پر ہوئی جو پوری دنیا کا مرکز عالم ہے وہ مکہ ہے۔ ایسے خاندان میں ہوئی جو خاندان روئے زمین پر آدمؑ کی اولاد میں سب سے افضل خاندان ہے اور وہ خاندان حضرت اسماعیلؑ کا خاندان ہے۔ جو آگے چل کر خاندان قریش کہلایا اور قریش کے ایک گھرانے جو عبدالمطلب کا گھرانہ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اس خاندان میں اور اس گھرانے میں پیدا کیا ہے کہ جس گھرانے سے لگا کر حضرت آدمؑ حضرت حوا تک جتنے رشتے ہیں جتنی مائیں جتنے مرد ہیں سب نے نیک ازدواجی زندگی بسر کی۔ اس میں کوئی آدمی عورت مرد زنا میں ملوث نہیں ہوا۔ اندازہ لگایئے حضرت آدمؑ سے لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش تک لاکھوں مرد ہیں لاکھوں عورتیں ہیں لیکن ایک بھی ناجائز تعلق نہیں۔

عالم انسانی پر قیامت کی طویل و سیاہ رات چھائی ہوئی تھی اور وہ جرم و گناہ کی تاریکیوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ رشد و ہدایت کا آفتاب درخشاں طلوع ہوا۔ آخر وہ ساعت سعید اور مبارک دن آگیا جس کا زمانہ منتظر تھا۔ صحرائے عرب کی دوشیزہ سرزمین۔ بیت اللہ کے امین مکہ معظمہ کا مقدس شہر حضرت عبدالمطلب کا گھر۔ واقعہ فیل کا پہلا سال۔ اس وقت ایران میں نوشیروان عادل حکومت کرتا تھا اور یمن میں حاتم طائی کی سخاوت کا شہرہ تھا۔ ختم الرسل و خاتم النبیین رحمت اللعالمین۔ صاحب جمال و جلال صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔

تاریخ ولادت

۹ ربیع الاول پیر کے دن صبح صادق کے وقت جلوہ افروز عالم ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

حضرت عبدالمطلب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن و سعادت اور دعا کے لئے خانہ کعبہ میں لے گئے۔ ساتویں دن عقیقہ کیا۔ سنت ابراہیمی کے مطابق سردار عبدالمطلب نے مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں سے ایک ایک نفر کو عقیقہ کی دعوت کے لئے مدعو کیا۔ ایک ہزار نفر شریک ہوئے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مکہ مکرمہ میں مقام سوق اللیل کے اس مکان میں ہوئی تھی جو حجاج بن یوسف کے بھائی محمد بن یوسف ثقفی کا مکان کہلاتا تھا۔ آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کی ولادت والا حجرہ اس گھر کا ایک جزو بنا دیا گیا۔ جسے بعد میں مدت کے بعد خلیفہ ہادی اور رشید کی والدہ خیزران نے مکان سے علیحدہ کرکے مسجد میں تبدیل کروایا۔ جس میں نماز پڑھی جانے لگی۔

دودھ پلانے والیاں

حضرت سیدہ آمنہ کے علاوہ ثویبہ نے کچھ روز دودھ پلایا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشخبری ثویبہ نے ابولہب کو سب سے پہلے سنائی تھی۔ اس خوشی میں ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کردیا تھا۔ آزادی ملنے کے بعد ثویبہ نے دودھ پلایا تھا۔ ثویبہ کے بعد جس خاتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی ماں بننے کا اعزاز و رتبہ ملنے والا تھا اس کا نام گرامی حضرت حلیمہ سعدیہؓ ہے۔ ان کی ایک صاحبزادی جن کا نام شیما تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھلاتی پلاتی اور دیکھ بھال کرتی تھیں۔

حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ دودھ پینے کے زمانے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت تھی کہ آپ ایک پستان کا دودھ پیتے' دوسرا پستان اپنے رضاعی بھائی کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ حق تعالیٰ نے اس وقت بھی قلب اطہر میں وہ بات ڈال دی تھی' جو عین انصاف کے مطابق تھی۔

حرم کعبہ میں

... ملتان

تیرے گھر کی خیر یارب تیرے دیوانوں کی خیر
ذوق و شوقِ بندگی میں مست پروانوں کی خیر
شوق ایسا والہانہ ایک پر گرتا ہے ایک
جلوۂ شمعِ حرم کی اس کے پروانوں کی خیر
توڑ کر سارے علائق مال و زر اولاد کے
تیرے در پر آ پڑے ہیں ایسے مہمانوں کی خیر
لغزشوں سے بچ رہے ہیں مست ہیں ہشیار ہیں
بندگی کی حد پہ قائم ایسے فرزانوں کی خیر
گونجتی ہے کان میں اب تک براہیمی دعا
یاالٰہی غیرِ ذی زرع بیابانوں کی خیر
میٹھے میٹھے درد دل کی خیر ہو یارب مرے
چشمہائے تر کے ان لبریز پیمانوں کی خیر
کوششیں اعلائے دیں ہے تیرے گھر کی تاک میں!
یاالٰہی تیرے گھر اس کے نگہبانوں کی خیر
دشمنانِ دینِ حق کی نیتوں میں ہے فساد
خیر و لطف کی اور ان کے نگہبانوں کی خیر
قومیت باقی رہی اور قبلۂ اوّل گیا!
خیر ہو اسلام کی سارے مسلمانوں کی خیر

رحمتوں اور برکتوں کا نزول

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوا اور ان کی برکت سے ہمارے مال مویشی میں بہت اضافہ ہوا۔ مویشی کثرت کے ساتھ بڑھ گئے۔ رزق فراخ ہوگیا۔

نوٹ:۔ مال مویشی رزق و دولت کی کثرت کے علاوہ یہ کتنی بڑی عزت ہے کہ ان کا اور ان کے قبیلے کا نام چودہ سو برس کے بعد بھی زندہ و درخشندہ ہے اور قیامت تک رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ کتنی خواتین نے اپنی بیٹیوں کا نام "حلیمہ" رکھا۔ (حضرت حلیمہ کا اسلام لانا بھی ثابت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی حضرت عبداللہ بن حارث' رضاعی بہن شیما کا اسلام لانا بھی ثابت ہے)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی مرتبہ دو برس اس خاندان میں رہے۔ ۵۰ قبل ہجرت ۵۷۳ء میں دو برس کی مدت رضاعت ختم ہوئی تو حضرت حلیمہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو واپس کرنے کے لئے مکہ معظمہ تشریف لائیں لیکن مشیت الٰہی کو یہ منظور نہ تھا وہ تو ابھی چار برس اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صحرا کی پنہائیوں میں رکھنا چاہتی تھی۔ مکے میں وبا پھیل جانے کی وجہ سے نہ تو ماں کی ممتا کو اور نہ قدرت ہی کو یہ گوارا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں رہیں۔ آپ کو مزید چار سال کے لئے واپس حضرت حلیمہؓ کے سپرد کردیا گیا۔ وہ بچہ جسے قدرت نے بنی نوع انسان کے لئے مثالی نمونہ بنانا تھا صحرا میں پرورش پانے لگا۔ روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری بار قبیلہ ہوازن میں لائے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شق الصدر کا واقعہ پیش آیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ نے بھی بکریاں چرائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ بچپن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکریاں چرائی۔ بکریوں سے آپ کو بہت پیار تھا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے تھے اور صحرا سے واپس آئے ہی تھے۔ ماں نے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جی بھر کے پیار بھی نہیں کیا تھا۔ چاند سے بیٹے کو دیکھا تو اس کے باپ کی یاد آئی۔ وہ ہوتے اور اپنے لخت جگر کو دیکھتے تو کتنے خوش ہوتے۔ حضرت آمنہ نے بیٹے کو باپ کی قبر پر لے جانے کا فیصلہ کیا۔

رضاعی ماں کے ساتھ تو کئی سفر کیے تھے لیکن حقیقی ماں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اور آخری سفر تھا۔ حضرت آمنہ آپ کو اور آپ کی دایہ حضرت ام ایمن کو لے کر مدینہ منورہ روانہ ہوئیں۔ جہاں ان کے شوہر حضرت عبداللہ مدفون تھے۔ مدینہ منورہ میں انہوں نے خاندان نجار میں قیام کیا جو ان کے سسرال کے رشتہ دار تھے۔ ابن سعد کے قول کے مطابق حضرت آمنہ نے مدینے میں نابغہ کے گھر مہینہ بھر قیام کیا تھا (یہ مکان ابھی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب واقع ہے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم چھ برس کے تھے اور اس عمر ہی میں آپ نے تیراکی سیکھ لی تھی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میں فرمایا کرتے تھے کہ مجھے وہ زمانہ یاد ہے۔ جب ہم بنی النجار کے اطم یعنی گڑھی کے سامنے کھیلا کرتے تھے۔ یہاں پر ایک چھوٹا سا گھریلو واقعہ بیان کرتے چلیں۔ بعد کی زندگی میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سوکھا گوشت (قدید) کھایا کرتی تھیں کہ ہر روز تازہ گوشت کہاں سے ملتا۔ چند ہفتوں کی ازدواجی زندگی کی مسرتوں کے بعد چھ سات برس کے فراق لامتناہی کی اذیتیں برداشت کرتے کرتے ان کا دل نڈھال ہو گیا تھا۔ عرب میں نوجوان عورت کے بیوہ رہنے کا رواج نہ تھا۔ عقد ثانی کا دستور تھا۔ لیکن جس طرح پیغمبر خدا کی بیوی ام المومنین ہوتی ہے اور اس کا دوبارہ نکاح نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قدرت کو یہ منظور نہ تھا کہ پیغمبر خاتم النبیین رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ جو کہ ام بنی آدم تھیں ان کا نکاح ثانی ہوتا لیکن قدرت سے ان کی زندگی کی ویرانی اور جوانی کی بربادی دیکھی نہ گئی اور نہ اسے یہ گوارا ہی ہوا کہ وہ فراق مسلسل اور یاس و غم کے عالم میں سوگوار رہیں لہٰذا مشیت ایزدی یہ ہوئی کہ انہیں دنیا سے الحیوان میں بلا لیا جائے۔

حضرت آمنہ کو مرقد شوہر کی زیارت کرنے اور چھپ چھپ کر گریہ و زاری کرنے اور آتش غم میں جلتے ایک ماہ گزر گیا۔ مراجعت ضروری تھی مگر دل کو وہاں سے جانا گوارا نہ تھا۔ بہرحال انہوں نے واپسی کا فیصلہ کر لیا۔ سفر کرتے ہوئے جب جحفہ سے کوئی تئیس میل دور الواناہی گاؤں میں اتریں تو دل مزید جدائی کا حریف نہ ہو سکا۔ وہ ۴۷ قبل ہجرت ۵۷۷ء میں اپنے شوہر کی امانت کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دایہ کو سپرد کر کے خود اس جہان فانی سے رخصت ہو گئیں۔ یہیں مدفون ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل تنہا رہ گئے۔ ام ایمن آپ کو لے کر مکہ معظمہ پہنچیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عبدالمطلب کے سپرد کیا۔

بعد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی ابواء سے گزرتے والدہ ماجدہ کی قبر پر حاضری دیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رقت طاری ہو جاتی۔

حضرت خواجہ عبدالمطلب صاحب کردار، فیاض، صاحب دل اور واجب الاحترام انسان تھے۔ انہوں نے دو برس تک خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پرورش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دادا کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پیار تھا۔ ایک تو آپ پیارے ہی بہت تھے۔ دوسرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد مرحوم حضرت عبداللہ سے حضرت عبدالمطلب کو بہت پیار تھا۔ لیکن پیار کی یہ زندگی بھی بڑی مختصر تھی۔ انسان نے جتنا عظیم ہونا ہوتا ہے، اتنا ہی اسے عظیم تجربوں سے بھی گزرنا پڑتا ہے۔ والدہ مرحومہ کی جدائی کے زخم مندمل ہونے نہیں پائے تھے کہ دادا کی رحلت و جدائی سے وہ پھر ہرے ہو گئے۔ ۴۴ قبل ہجرت یعنی ۵۷۹ء میں حضرت عبدالمطلب بیاسی (۸۲) برس کی عمر میں فوت ہوئے اور حجون میں مدفون ہوئے۔ آٹھ برس کے بچے کے لئے یہ غم بہت بڑا غم تھا۔

دادا کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت و کفالت کی ذمہ داری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا حضرت ابوطالب نے قبول کی۔ سردار عبدالمطلب نے جناب ابوطالب سے فرمایا کہ انتہائی محبت کے ساتھ ان کی تربیت کرنا۔ جناب ابو طالب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے حد محبت تھی۔ آپ کو بھی اپنے چچا سے بہت پیار تھا کیونکہ باپ کی شفقت ماں کی ممتا، دادا کا پیار، سب چچا کی ذات میں مجتمع ہو گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا ابوطالب کے گھر پرورش پا رہے تھے۔ تو اس دوران باوجودیکہ آپ کا بچپن تھا۔ حضرت ابوطالب یا گھر کے دوسرے افراد کو کبھی شکایت پیش نہیں آئی چچا بھی خوش تھے۔ چچی بھی خوش تھیں۔ پورا گھرانہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ خصلتوں کے باعث خوش تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں عام لڑکوں کی طرح جھگڑے، لڑائی اور دوسرے عیوب کا نام تک نہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں سراسر شائستگی اور اچھائی تھی۔ جہاں رہے اور جس کے ہاں رہے، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف ہی کرتا رہا۔

بچپن سے لڑکپن اور لڑکپن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عنفوان شباب میں قدم رکھا اور یہ سفر زندگی آپ نے اس طرح طے کیا کہ حیا سدا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سایہ فگن رہی اور لہو و لعب کی طرف آپ کا دل مائل نہ ہوا۔ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شائستگی، حسن خلق و عفت و عصمت اور شرم و حیا کے بھی معترف تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے اور بزرگوں کا ادب اور احترام کرنا آپ کا شیوہ تھا۔ درد و غم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنے رقیق القلب تھے کہ دوسروں کا غم دیکھا نہ جاتا تھا۔ حلم و بردباری، شیریں کلامی، عفو و درگزر اور صبر و قناعت بلکہ جملہ مکارم اخلاق سے آپ کی شخصیت مزین تھی۔

علاوہ بریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں محنت و مشقت اٹھانے، مصائب جھیلنے اور مشکلات کا مقابلہ کرنے کی ہمت و جرات اقدام بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملنسار بھی بہت تھے۔ ان تمام محاسن اخلاق کی بدولت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوٹے بڑے اور بھی سب محبت و شفقت اور احترام سے دیکھتے تھے۔

مسلمانوں میں سب سے بڑھ کر محبت ابوبکر صدیقؓ کو تھی اور ایمان نہ لانے والوں میں سب سے زیادہ محبت ابوطالب کو تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت سے لے کر اپنی وفات تک کفار سے مقابلہ کرتے رہے۔ قید و صعوبتیں گزاریں۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں قید رہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے تکالیف اٹھائیں۔ بھوک پیاس کی جیل الغرض ہر قسم کی شفقت و محبت اور نصرت ابوطالب نے کی۔

بارش نہ ہوتی تو آپؐ کو جو اس وقت بچے تھے، لوگ انہیں لے آتے اور خانہ کعبہ کی دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے۔ یا اللہ اس بچے اس کے نورانی چہرہ کی برکت سے ہم پر بارش برسا۔ اس نورانی چہرہ کے طفیل و برکت سے بارش ہو جاتی۔

نوٹ:۔ کیا آپ نے سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا ہے؟

آپ، آپ کے بچے ہندوؤں کے دیوی دیوتاؤں کے جھوٹے من گھڑت، جنسی قصوں پر مشتمل ناول اور ڈائجسٹ پڑھتے ہیں اور اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی سے ناواقف ہیں۔ کیا یہی مسلمانیت ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا مطالعہ کریں، ذکر مقدس کو سنیں اور پڑھیں۔

محمد اقبال، عمران کلاتھ اسٹور
مکان نمبرے ۱۲، جامع کلاتھ مارکیٹ
لطیف آباد نمبر۸، حیدر آباد

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کرتے تھے۔ "اے میرے اللہ تو نے اپنے کرم سے میرے جسم کی ظاہری بناوٹ اچھی بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دے۔"

(رواہ احمد۔ معارف الحدیث)

روایت ہے کہ بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) انسان کو جو کچھ عطا ہوا ہے اس میں سب سے بہتر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اچھے اخلاق۔

(بیہقی)

از۔ مولانا عبدالشکور

من الظلمت الی النور

اندھیرے سے روشنی کی طرف

شام کے سائے بہت گہرے ہو چکے تھے۔ تپتے ہوئے صحراؤں کی حدت میں کمی آ گئی تھی۔ اچانک آسمان پر ایک ابر اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری وادی پر چھا گیا۔ اب ٹھنڈی ہوا کے ساتھ بوندا باندی شروع ہو چکی تھی۔ آسمان کا رنگ صاف بتا رہا تھا کہ بہت جلد موسلا دھار بارش شروع ہونے والی ہے۔ لوگ جلد اپنا کام سمیٹ کر گھروں کا رخ کر رہے تھے۔ اچانک بجلی کی چمک کے ساتھ زوردار بادل گرجا اور ساتھ ہی بہت تیز بارش شروع ہو گئی۔

اس دن عرب کے ایک شیخ کے گھر میں صبح سے ہی کسی کی آمد کا سب کو شدت سے انتظار تھا کیونکہ اب وہ وقت بہت قریب آ چکا تھا۔ شیخ کو گھر آئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لونڈی نے زور سے دروازہ کھولا اور ہانپتی کانپتی اپنے آقا کے پاس پہنچی۔ لرزتی لرزتی بڑی نحیف آواز میں بولی آقا آپ کے گھر میں بچی پیدا ہوئی ہے۔ یہ سنتے ہی اس کا چہرہ غصے سے سیاہ ہو گیا اور وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور زور زور سے چلانے لگا دور کرو اس کو میری نظروں سے میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا اس کی ہیبت ناک آواز سے گھر کے در و دیوار لرزنے لگے وہ اپنے سارے درد بھول گئی۔ اٹھی آگے بڑھ کر اس کے قدموں میں گر گئی اس کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو چکے تھے۔ وہ بڑی دبی ہوئی آواز میں ملتجی ہوئی آقا اس کو کچھ نہ کہنا ورنہ میں مر جاؤں گی۔ وہ چیختی رہی اس کی چیخیں اتنی دلسوز تھیں کہ کائنات کی ہر چیز لرز گئی۔ دشت و جبل اس عورت کی بے بسی پر دل کھول کر روئے لیکن شہر کے کسی ایک فرد نے اس کی معصوم بچی کے حق میں آواز نہ اٹھائی۔ اس کو بس مارنا چاہتے تھے مگر وہ بچ گئی۔

جب اس نے شعور کی آنکھ کھولی تو ایک ذات کے سوا سب کو نفرت کرنے والا پایا۔ گھر سے باہر قدم رکھا تو گلی محلے والوں نے اس سے نظریں پھیر لیں۔ تمام عزیز و اقارب اس کو زندہ دفن کرنا چاہتے تھے مگر وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ گھر سے بھاگ کر وہ جس کے ہاتھ چڑھی وہ اس کے لئے سوالی ثابت ہوا۔ (جیسا کہ اکثر ہوتا ہے) اب وہ اپنے آپ کو کوسنے لگی کاش میں مر چکی ہوتی میرا نام و نشان مٹ چکا ہوتا میں نے آج تک کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا پھر بھی کوئی مجھے زندہ رہنے کا حق نہیں دیتا۔ میرا عورت ہونا جرم ٹھہرا کہ ہر ایک مجھ پر ظلم کرتا ہے یہ کہہ کر وہ روتی رہی اور اس کے آنسو رخساروں پر بہتے رہے ہر آنے والا دن اس کے لئے پہلے سے زیادہ دکھ دینے والا ہوا وہ اپنے دن بدلنے کا انتظار کرتے کرتے جوان ہو گئی۔ اب اس پر ایک نئی ذلت کا دور شروع ہونے والا تھا۔ جب وہ شباب سے بھر گئی تو ایک دن اسے شہر کی سب سے بڑی منڈی میں لے جا کر فروخت کر دیا گیا دور دراز سے نسوانیت کے سوداگر اس کا حسن و جمال دیکھ کر تڑپ اٹھے ایک سے بڑھ کر ایک اس کی بولی دینے لگا اس کے بے غیرت مالک نے اس کے جسم کے ایک ایک نازک حصے کی تعریف کی۔ حسن کے پرستار قیمت بڑھاتے گئے۔ وہ روتی گئی۔ اس نے مجمع عام میں چیخ چیخ کر ہر ایک سے عفت و عصمت کی بھیک مانگی مگر کوئی ایک آواز بھی اس کی آبرو بچانے کے لئے نہ اٹھی۔ حسن کے سوداگروں میں سے ایک نے اس کی منہ مانگی قیمت دے کر خرید لیا۔ پھر جب اس کا دل بھر گیا تو اس نے دوسری منڈی میں لے جا کر اس کو فروخت کر دیا۔ ہر کوئی اسے گنڈیری کی طرح چوس کر پھینک دیتا مگر زندگی بھر کوئی بھی اسے رفیقہ حیات بنانے کے لئے تیار نہ ہوا۔ وہ اس ظلم پر بہت روئی۔ اس نے ہر سردار اور ہر نظام کی دہلیز پر دستک دی۔ مگر اس کو کہیں بھی پناہ نہ ملی۔ اب وہ اس بے رحم معاشرہ سے تنگ آ چکی تھی۔ ایک دن اس نے اس لامذہب معاشرہ سے ناطہ توڑنے کا فیصلہ کر لیا۔ قریب تھا کہ وہ خودکشی کر لیتی مگر وہ اچانک رکی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اسے کوئی پکار رہا ہو۔ رک جاؤ تمہاری عزت و آبرو کا محافظ تمہارے حقوق کا پاسبان، تمہارا نجات دہندہ آ پہنچا ہے۔

کون ہے وہ؟

کیا نام ہے اس کا؟

اس کا نام محمدؐ ہے۔

محمدؐ آمنہ کا بیٹا، عبدالمطلب کا پوتا۔

ہاں وہی۔ کیا کہا اس نے؟ اس نے کہا ہے میں اللہ کا رسول ہوں۔

پھر ایک دن وہ اسی منڈی میں یہ اعلان سن رہی تھی۔ لوگو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ سوچنے لگی کہیں یہ وہی تو نہیں جس کی مجھے چند سال پہلے خبر دی گئی تھی۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بے قراری سے آگے بڑھی کچھ اور سننا چاہتی تھی کہ لوگوں نے اس محسن عالم پر پتھر برسانا شروع کر دیئے اور اس کی آواز پتھروں کی بارش میں دب گئی پھر کئی سال اس کشمکش میں گزر گئے۔ اچانک ایک دن اس نے سنا کہ جس کو لوگوں نے پتھر مارے تھے۔ اس نے عورتوں کے حق میں بڑی زبردست آواز اٹھائی ہے۔

کہاں؟

عرفات کے میدان میں۔

کیا کہا ہے اس محسن نے؟

انہوں نے فرمایا ہے۔ لوگوں کے حقوق کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو۔ عورت دنیا کے تمام مال و متاع سے بہتر ہے۔ عورت اگر ماں ہے تو اس کے قدموں میں جنت ہے۔ اگر بیٹی ہے تو اس کی صحیح تربیت سے تم جنت کے حق دار بن جاؤ گے اور جنت بھی وہ جس میں میرا قرب ہو گا۔ عورت اگر بیوی ہے تو یاد رکھو کہ تم نے اللہ کے کلمہ سے ان کو اپنے لئے حلال کیا ہے۔ جو تم کھاؤ وہ اسے بھی کھلاؤ۔ جو تم پہنو وہ اسے بھی پہناؤ۔ لوگو میری وصیتیں خوب یاد کر لو ہو سکتا ہے اس کے بعد میں اور تم پھر یہاں اکٹھے نہ ہوں۔

اس نے پہلی دفعہ اپنے معاشرہ میں عورتوں کے حق میں کسی کو آواز اٹھاتے ہوئے سنا۔ وہ سوچوں میں گم ہو گئی کہ آج تک کسی نظام، کسی قانون اور کسی رہبر نے ہمارے حق میں کچھ نہیں کہا۔ یہ تو سراسر ہدایت کی طرف بلانے والا محسن ہے۔ مجھے اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کے لئے اس محسن نسواں کی غلامی میں آ جانا چاہئے کیونکہ یہ کریم ہستی نہ صرف دنیا میں میرے حقوق کی محافظ ہے بلکہ آخرت میں بھی میری سرخروئی کی ضامن ہے۔ یہ سوچ کر وہ اٹھی، کلمہ پڑھا اور ہمیشہ کے لئے خود کو دامن اسلام سے وابستہ کر لیا۔ اب وہی منڈیاں، وہی بازار اور وہی لوگ۔ مگر کوئی میلی آنکھ اس کی طرف نہ اٹھتی تھی۔ اب وہ زیادہ وقت گھر ہی گزارتی۔ کسی بڑی ضرورت کے تحت گھر سے نکلتی تو اس حال میں کہ سر سے پاؤں تک ایک موٹی چادر اوڑھے ہوتی۔ اب اس کے معمولات زندگی بالکل بدل گئے تھے۔ وہ زیادہ وقت قرآن پڑھتی اور پیغمبر اسلام کی تعلیمات کا مطالعہ کرتی۔ اس کے دن روزے سے گزرتے اور رات رب کے حضور سجدہ کرتے ہوئے۔ وہ اپنی ضرورت سے زیادہ جو بچتا وہ راہ خدا میں صدقہ کر دیتی۔ اب وہ اپنی قسمت پر بڑی خوش تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے صراط مستقیم نصیب کر دی ہے۔

ایک دن اس نے سنا کہ ہمارے پیغمبر اسلام ؐ کو شدید

بخار ہے وہ بے قرار ہو گئی۔ اس نے سر سجدہ میں رکھ کر رو رو کر دعا شروع کی۔ اے ارض و سما کے مالک ہمارے اس محسن کو صحت بخش جس نے ہمیں ذلت کے گڑھے سے اٹھا کر تیرے فضل سے جنت الفردوس کے محلوں کا وارث کر دیا۔ وہ رو رو کر دعا کرتی رہی مگر اس کریم ہستی کی وفات کا وقت آپہنچا تھا۔ جو اب کسی طرح ٹل نہیں سکتا تھا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ مدینے کی گلیوں میں کوئی اعلان کر رہا تھا کہ لوگو اللہ کے آخری نبیؐ رحلت فرما گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کا دل بیٹھ گیا کیونکہ اس کے دل کے ایک ایک گوشہ میں اس محسن اعظم کی محبت رچ بس چکی تھی اب اس کی زندگی کا کوئی عمل اس کے حکم کے خلاف نہیں تھا۔ چند دن وہ اپنے محسن کا درد محسوس کرتے کرتے خود بھی اس جہان فانی سے اپنا رشتہ توڑ کر ابدی نعمتوں کی دنیا میں جا بسی۔

علامہ اکبر الہ آبادی سے ایک تصوراتی انٹرویو

میری تقریر کا اس مس پہ کچھ قابو نہیں چلتا جہاں بندوق چلتی ہے وہاں جادو نہیں چلتا

از۔ ڈاکٹر اشتیاق احمد بھوروی

ہر بڑا شاعر اپنے دور کا آئینہ ہوتا ہے۔ اکبر کی شاعری اپنے عہد کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ اکبر جب شعور کو پہنچا تو دیکھا کہ ہر جگہ اقبال فرنگ کی صدائیں گونج رہی ہیں' معاشرے میں اسلامی تہذیب بھی مٹتی جا رہی ہے۔ ماحول کی یہ گھٹا ٹوپ تاریکی دیکھ کر اکبر نے اپنی ذہانت اور بے پناہ حسن ظرافت کو اس کے مقابلے کے لئے وقف کر دیا اور انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے اس کے خلاف آواز بلند کی۔

اکبر کے نزدیک شاعری کا مقصد زندگی کی تنقید و اصلاح ہے۔ دراصل ۱۸۵۷ء کے بعد سے ملک کی سیاسی' سماجی اور تہذیبی صورتحال میں تبدیلی کی ضرورت کا احساس بڑھتا جا رہا تھا۔ اس نقطہ نظر کو ہر شعبے پر منطبق کر کے قومی زندگی پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جا رہی تھی چنانچہ شعر و ادب کو بھی سماجی اصلاح کا ذریعہ بنایا گیا۔

ذیل میں یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ اکبر الہ آبادی کس طور پر اصلاح معاشرہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے اکبر سے مختلف سوالات کئے گئے اور انہیں کے اشعار سے جوابات دیئے گئے ہیں۔

سوال:۔ ان دنوں لوگوں کی عجب روش ہے' لوگوں کی دین سے بے رغبتی و بے توجہی عام ہے۔ ان کی نظر میں دنیا کی کامیابی ہی اصل کامیابی بن کر رہ گئی ہے' آخرت کی فکر سے بے بہرہ ہو گئے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اکبر جی آپ کیا کہنا چاہیں گے؟

جواب:۔

خالق کی توحید سکھاؤ
عقبیٰ کی تمہید سکھاؤ
لھو کی تردید سکھاؤ
روحانی امید سکھاؤ

سوال:۔ دور حاضر میں اکثر لوگوں کے دلوں میں خوف خدا اور حب رسول کی جگہ حب جاہ اور حب دنیا بسی ہوئی ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے آپ کیا فرمانا چاہتے ہیں؟

جواب:۔

مرنا بھی ضروری ہے خدا بھی ہے کوئی چیز
اے حرص کے بندو' ہوس جاہ کہاں تک

سوال:۔ اکثر لوگ دنیا کی حرص و ہوس میں پھنس گئے ہیں۔ ہر وقت انہیں دنیا طلبی کی فکر لگی رہتی ہے اور قناعت کا دامن بالکل چھوٹ چکا ہے۔

جواب:۔

تھے کیک کی فکر میں سو روٹی بھی گئی
چاہی تھی شے بڑی سو چھوٹی بھی گئی
واعظ کی نصیحتیں نہ مانی آخر
پتلون کی تاک میں لنگوٹی بھی گئی

سوال:۔ ان دنوں ہمارے معاشرے میں بہت ساری برائیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ نازی' جوا اور شراب عام ہو گیا ہے۔ بات بات پر لڑائی جھگڑا' والدین کی نافرمانی' بڑوں کے ادب و احترام سے احتراز' لوگوں کی عادت بن گئی ہے' غیر مسلموں کی طرح مسلم معاشرے میں بھی تلک و جہیز کی لعنت زور پکڑتی جا رہی ہے اور دھیرے دھیرے ناسور کا رخ اختیار کر چکی ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟

جواب:۔

حاصل کرو علم' طبع کو تیز کرو
باتیں جو بری ہیں ان سے پرہیز کرو

سوال:۔ اس ترقی یافتہ دور میں لوگوں کے نئے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ لڑکیوں کو بھی اسکول و کالج کی تعلیم دینا چاہتے ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا مشورہ ہے؟

"خیال کے پھول"

مرسلہ:۔ محمد سعید علوی' چکوال شہر

۱۔ سلام کرنا اور خوش کلامی وسیلہ بخشش ہیں۔ (حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)
۲۔ حیا اور کم گوئی ایمان کی علامات ہیں اور کثرت کلام نفاق کی شاخیں۔
۳۔ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
۴۔ حیا صرف خیر کو لاتی ہے۔
۵۔ جو راستہ معلوم نہ ہو اس پر سفر نہ کریں۔
۶۔ کردار ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو کاٹ سکتا ہے۔

جواب:۔

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

سوال:۔ آج کل کی لڑکیاں جدید تعلیم حاصل کرکے پردہ کو بالکل ترک کر چکی ہیں۔ اس کے بارے میں آپ کیا فرمائیں گے؟

جواب:۔

نہ خاتون میں رہ جائے گی پردے کی یہ پابندی
نہ گھونگھٹ اس طرح سے حاجب روئے صنم ہوں گے

سوال:۔ اکبر صاحب یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن پردہ کے متعلق کچھ تو فرمایئے؟

جواب:۔

جناب حضرت اکبر ہیں حامیٔ پردہ
مگر وہ کب تک اور ان کی رباعیاں کب تک

سوال:۔ اکبر صاحب آپ تو قوم کے مصلح ہیں۔ اپنی وعظ و نصیحت اور تقریروں کے ذریعے عورتوں کو پردہ کی پابندی تو کرا ہی سکتے ہیں؟

جواب:۔

مری تقریر کا اس مس پہ کچھ قابو نہیں چلتا
جہاں بندوق چلتی ہے وہاں جادو نہیں چلتا

سوال:۔ آج کل معاشرہ میں اکثر لوگ مختلف گناہوں میں مبتلا ہیں۔ جھوٹ' غیبت' بداخلاقی وغیرہ عام ہو گیا ہے۔ لوگوں کے دلوں سے خوف خدا ختم نظر آ رہا ہے۔ ان کے دلوں میں بزدلی چھا گئی ہے اور موت کا نام لینے سے وہ ڈر اٹھتا ہے۔ یہ مومن کی شان نہیں ہے آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب:۔

میرے اجداد بھی ڈرتے تھے اکبر میں بھی ڈرتا ہوں
مگر ان کو گناہوں سے تھا ڈر اور مجھ کو مرنے سے

سوال:۔ اچھا اکبر صاحب اب آپ آخر میں قوموں سے کیا خطاب فرمائیں گے؟

جواب:۔

مگر شیخ سعدی کی ہے ایک بات
مسلماں کو ہے فرض ادھر التفات
خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

حق وانصاف کی اعلیٰ مثال

پروفیسر محمد اجتباء ندوی صدر شعبہ عربی و فارسی الہ آباد یونیورسٹی

افریقہ کا عظیم المرتبت بادشاہ ابراہیم بن اغلب معمول کے مطابق جمعرات کی صبح تخت شاہی پر جلوہ افروز ہے۔ دستور کے مطابق اس کے قریب ہی قاضی القضاۃ اور دینی امور کے ذمہ دار شیخ عبداللہ بن غانم تشریف فرما ہیں تاکہ وہ بادشاہ کو مشورہ اور عدالتی و دینی امور میں ہدایت دے سکیں۔ حکومت کے بڑے سرکاری عہدہ دار' حکام' گورنر اور باہر سے آئے ہوئے قاصد و فرستادے اور فوجی سربراہان داہنے بائیں اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ شاہ ابراہیم نے حکومت کے متعلق مسائل' باہر سے آنے والی خبروں' پیغامات' مراسلوں اور ملک سے متعلق جملہ رپورٹوں کے جائزوں اور تبادلہ خیال سے فارغ ہو کر دواخانہ کے انچارج ابوالفرج صقلی کو طلب کیا اور کہا کہ ہندوستان سے منگائی گئی دوائیں سرکاری ذمہ دار افسروں اور حکام کے سامنے پیش کریں۔

قیروان کے فرستادہ وفد کے سربراہ رباح بن عمران کو بھی بلایا تاکہ وہ ہر دوا کی تاثیر' خصوصیت اور اقسام کی تفصیلات بیان کریں۔ رباح بن عمران نے دو گھنٹے تک ان دواؤں کی خصوصیات بیان کرنے کے بعد ایک شیشی اٹھائی اور بتایا کہ یہ ہندوستان کے جنگلوں کے خطرناک سانپوں سے نکالا ہوا زہر ہے اس کا ایک قطرہ قوی ہیکل ہاتھی کو موت کی نیند سلا دے گا۔ قاضی ابن غانم نے اس شیشی کی قیمت دریافت کی تو رباح نے بتایا کہ اس کی قیمت پانچ سو سنہرے دینار ہے۔ قاضی ابن غانم نے رباح کے ہاتھ سے وہ شیشی اس طرح سے لی کہ گویا وہ اسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ ابراہیم نے اس کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور شاہی محلوں میں اس زہر کا پایا جانا ضروری سمجھا۔

قاضی صاحب نے انتہائی جرات اور حق گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ مسلمان بیت المال کے مال کو اس طرح تباہ ہونے کی اجازت ہرگز نہ دیں گے۔ حکومت کے مفادات کتنے ہی قیمتی ہوں' ان کا تحفظ زہر اور دھوکہ سے قتل کے ذریعہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد زہر کی شیشی فرش پر پٹخ دی وہ ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی اور اس میں کا زہر بیش قیمت سنگ مرمر کے خوبصورت فرش پر بہہ گیا۔ یہ دیکھ کر بادشاہ کے چہرہ کا رنگ بدل گیا اور آثار یہ ظاہر ہوئے کہ وہ غصہ سے بھڑک اٹھے گا۔ لیکن اس نے غصہ ضبط کرکے حالات پر قابو پالیا اور قاضی ابن غانم سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے کہ حکومت کے کچھ رازوں کے تقاضا کی بناء پر یہ زہر خرید لیا گیا ہو لیکن اس نے یہ ارادہ کر رکھا تھا کہ خدا کی جانب سے حرام کی ہوئی چیز پر اسے استعمال نہیں کرے گا۔ بہرحال اب تو قصہ ختم ہو گیا اور فوراً ہی نشست برخاست کرنے کا حکم صادر فرمادیا۔

لوگوں نے بادشاہ کے چہرہ سے غصہ' غم اور جھنجھلاہٹ محسوس کی اور خوف و ہراس کی فضا میں واپس لوٹے۔ قاضی صاحب نے اپنی سواری منگائی اور بڑے اطمینان سے رقادہ سے قیروان روانہ ہو گئے۔ قاضی ابن غانم نماز عشاء سے قبل اپنے دولت کدہ پر علماء' صلحاء اور ہم نشینوں میں بیٹھے ہوئے ایک قاری سے کلام پاک کی تلاوت سن رہے تھے کہ کسی کے زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی۔ خادم دہشت و خوف سے کانپتا ہوا گیا اور دروازہ کھولا دیکھا تو بادشاہ کا سیکریٹری کھڑا ہے۔ اس نے کہا کہ بادشاہ سلامت نے جامع مسجد میں قاضی صاحب کو فوراً" حاضر ہونے کا حکم دیا ہے۔ ساتھی اور ہم نشین یہ حکم سن کر پریشان ہو گئے اور خطرہ محسوس کیا کہ صبح کے اقدام کی سزا اس وقت رات میں سنائی جائے گی۔ ممکن ہے کہ جامع مسجد میں قاضی صاحب کی معزولی کا حکم سنایا جائے یا کوئی اس سے بڑی سزا کے احکام صادر کئے جائیں کیونکہ بادشاہ کی ناراضگی کا سب کو علم ہو چکا تھا۔ کچھ ہمنواؤں نے مشورہ دیا کہ قاضی صاحب بادشاہ کی خدمت میں ہرگز نہ جائیں بلکہ قبیلوں کی پناہ حاصل کرکے روپوش ہو جائیں۔ لیکن قاضی عبداللہ بن غانم نے کہا کہ انہیں ان اندیشوں کی کوئی پرواہ نہیں۔ انہوں نے صبح جو کچھ کیا وہ صرف خدائے عزوجل کے حکم کی بجا آوری اور اخلاص و للہیت کی بنیاد پر کیا ہے۔ اس لئے انہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ خطرہ۔ اللہ تعالیٰ ناصر و مددگار ہے اور اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی۔

یایھا الذین امنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم۔

"اے ایمان والو! اگر تم خدا سے تعاون کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا کرے گا۔"

خدا تعالیٰ یقینی طور پر اپنا وعدہ پورا فرمائے گا۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے اپنا جبہ پہنا' چھڑی لی اور خادم سے کہا کہ چراغ لے کر آگے آگے چلے۔ قاضی ابن غانم بڑی بے خوفی کے ساتھ بادشاہ کے محافظ دستوں' پہرہ داروں اور درباری لوگوں کے پاس سے گزرتے ہوئے جامع عقبہ بن نافع میں داخل ہوگئے۔ جامع عقبہ بن نافع میں پہنچ کر بیٹھنا چاہا تھا کہ بادشاہ نے آگے بڑھ کر گرم جوشی سے سلام کیا۔ قاضی صاحب کو حیرت ہوئی انہوں نے اسی گرم جوشی سے سلام کا جواب دیا۔ اور پھر دو رکعت تحیۃ المسجد کی نیت باندھ لی۔ ابراہیم بن اغلب قاضی صاحب کی نماز سے

فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ نماز سے جیسے ہی قاضی صاحب فارغ ہوئے بادشاہ ان کے قریب آ کر بیٹھ گیا اور معذرت کی کہ اس وقت زحمت دی۔ پھر اس نے بیان کیا کہ میں عشاء کی نماز پڑھنے کے لئے مسجد میں داخل ہوا تو اپنے آپ پر قابو نہ پا سکا اور گر پڑا۔ خیال آیا کہ مبادا لوگ میرے اس طرح اچانک گر پڑنے سے کہیں یہ نہ سوچیں کہ میں شراب کے نشہ کی وجہ سے لڑکھڑا کر گر پڑا ہوں۔ تو میں نے سوچا کہ قاضی صاحب کے ذریعہ اس امر کی وضاحت کرا دوں۔ اس وقت لوگ یقین کر لیں گے کہ میں نے شراب نہیں پی ہے۔

اس کے بعد بادشاہ نے قاضی ابن غانم سے کہا کہ آپ اس طرح کارروائی کریں گویا کہ آپ عدالت میں تشریف فرما ہیں۔ تحقیق کریں اور فیصلہ کریں۔ اگر میں قصوروار ٹھہروں تو مسجد سے مجھے نکالنے کا حکم دیں اور اگر میں بے قصور ٹھہروں تو میری برات کا اعلان کر دیں۔ پھر کہا کہ اے ابو عبدالرحمان! ہم نے صرف اس فیصلہ کے لئے آپ کو زحمت دی ہے اور کوئی دوسری بات نہیں تھی۔ قاضی صاحب نے بادشاہ کو قریب آنے کا حکم دیا اور اس کے بعد باقاعدہ کارروائی شروع کی اور انہیں یقین ہو گیا کہ بادشاہ نے شراب نہیں پی ہے تو آپ نے مجمع عام میں اس کا اعلان کیا اور بادشاہ کے لئے صلاح و تقویٰ اور خدا کی جانب سے نصرت و مدد کے لئے دعا کی۔ نماز کے بعد بادشاہ محل روانہ ہو گیا اور قاضی عبداللہ بن غانم اپنے گھر۔ وہاں لوگ ان کے منتظر تھے۔ وہاں لوگوں کو پورا واقعہ بیان کر کے یقین دلایا اور کہا کہ بادشاہ نے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے جامع مسجد میں نماز عشاء ادا کرنے کا عزم کیا اور پھر مجھے بلا کر اپنی جانب سے بدگمانی کو دور کرایا۔ یہ صرف خدا کا کرم اور اس کا فضل ہے۔ حق و انصاف کے اس احترام کی برکت سے اغلبی بادشاہ کو افریقہ اور اس کے ملکوں میں بڑا عروج حاصل ہوا اور ان کے ذریعے سے اسلام اور مسلمانوں کو بڑی ترقی و کامرانی حاصل ہوئی۔

طب و صحت

کیا آپ کی یادداشت کمزور ہے؟

کیا آپ کی یادداشت کمزور ہے؟

کیا آپ کمزور یادداشت کی وجہ سے پریشان ہیں؟ کیا ایسا بھی کبھی ہوا کہ آپ کمرے میں گئے لیکن یہ بھول گئے وہاں کیوں گئے تھے یا کوئی بات آپ کی زبان پر ہے یاد نہیں آ رہی؟ ان کیفیتوں سے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

آپ گرانقدر یادداشت کے مالک ہیں اور آپ کا دماغ ایک مربع انچ میں دس کروڑ سات لاکھ نو سو چند رو اطلاعات جمع کر سکتا ہے۔ یہ بات بڑے سے بڑے کمپیوٹر کے بس میں بھی نہیں کہ آپ مختلف باتیں بھول جاتے ہیں بلکہ یہ ہے کہ اتنی ساری باتیں یاد کس طرح رہتی ہیں۔

محققین کے نزدیک یادداشت دو قسم کی ہے۔

ا۔ عارضی یادداشت۔

ب۔ مستقل یادداشت۔

عارضی یادداشت

عارضی یادداشت پر نفسیاتی اثر بہت نمایاں ہوتا ہے مثلاً" آپ عام حالات میں ایک فون نمبر پڑھ کر اسے ڈائل کرنے تک یاد رکھ لیتے ہیں مگر جب کوئی پریشانی ہو تو ایک سے زیادہ مرتبہ دیکھنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ آپ ایک جملہ پڑھتے ہیں اور الفاظ اس وقت تک یاد کرتے رہتے ہیں جب تک جملے کا مفہوم سمجھ میں نہیں آ جاتا۔ پھر آپ الفاظ بھول جاتے ہیں اور مفہوم ذہن میں رہتا ہے یہ سب کچھ عارضی یادداشت کا نتیجہ ہے۔

مستقل یادداشت

دماغ ٹیلی فون ایکسچینج کی طرح ہر کال مناسب نمبر پر ملا دیتا ہے۔ اگر آنے والا پیغام بہت اہم ہو تو خود بخود وہ پیغام مستقل یادداشت میں چلا جاتا ہے اور اگر زیادہ اہم نہ ہو تو عارضی یادداشت میں جمع رہتا ہے۔

مستقل یادداشت دماغ میں ہمیشہ رہتی ہے یہ تو ممکن ہے آپ کسی موقع پر کوئی بات یاد کرنے میں دشواری محسوس کریں لیکن وہ دماغ میں موجود ہوتی ہے۔ یادداشت کے لئے ترتیب بڑی اہمیت رکھتی ہے کیونکہ بے ترتیب اور بکھرا ہوا ذہن درست طور پر کام کرنے سے معذور ہے آپ کسی آدمی کو بس اسٹاپ پر کھڑا دیکھیں تو شاید نہ پہچان سکیں لیکن اگر وہی شخص ایک مخصوص دکان کے کاؤنٹر پر ملے تو یقیناً" اسے فوراً" پہچان لیں گے کیونکہ آپ کا ذہن اسے دکان کے مالک کی حیثیت سے جانتا ہے۔ اس سلسلے میں چند مثالیں بڑی دلچسپ ہیں۔

ویت نام کا ایک بچہ بچپن کے چند سال وطن میں گزار کر اپنے ماں باپ سے دور امریکہ میں رہنے لگا۔ یہاں کئی برس بیت گئے اور اس مدت میں اسے کوئی ویت نامی نہ ملا اور وہ اپنی مادری زبان بھول گیا مگر جب واپس ویت نام گیا تو صرف چند ہفتوں میں روانی سے ویت نامی زبان بولنے لگا کیونکہ یہ اس کی مستقل یادداشت میں محفوظ تھی جو کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ ماہرین نفسیات کی تحقیق کے مطابق مادری زبان بارہ سال تک بالکل نہ بولی جائے تب بھی یاد رہتی ہے اور معمولی مشق کے بعد روانی سے بولی جا سکتی ہے۔

اسی طرح ایک ماہر نفسیات نے کسی معمار کا علاج کیا۔ ہپناٹزم کے زیر اثر ایک ایسی دیوار کا نمونہ بنایا جا سکے جو معمار نے بارہ سال پہلے تعمیر کی تھی۔ بظاہر وہ اجزائی بھول چکا تھا لیکن حقیقت میں یہ اس کے ذہن میں موجود تھا۔

کینیڈا کے نیورو سرجن ڈاکٹر وائلڈر نے انسانی دماغ میں کچھ حصے متعین کئے ہیں۔ جن کا تعلق یادداشت سے ہے ایک تجربے میں انہوں نے کھوپڑی میں چھوٹا سا سوراخ کر کے اس میں دو تار مناسب مقامات پر جوڑ دیئے اور کم وولٹیج بیٹری سے برقی جھٹکے دیئے تو مریض برسوں بھولی بسری باتیں دوبارہ سننے لگا۔ ایک عورت نے اس تجربے کے دوران میں ایک ایسا گانا سنا جو اس نے بچپن میں ہالینڈ کے ایک گھر میں سنا تھا۔

موجودہ تحقیقات کے مطابق دماغ میں ایک ایک یاد کئی مقامات پر محفوظ ہوتی ہے اور آدھا دماغ نکالنے سے بھی یادداشت پر قطعاً" کوئی اثر نہیں پڑتا۔

کچھ لوگوں کی قوت حافظہ بہت تیز ہوتی ہے ایسے لوگ کسی چیز پر ایک نظر ڈال کر اس کی باریک سے باریک بات بتا سکتے ہیں۔ مگر ان کی تعداد بڑی کم ہے ایک اسکول ٹیچر کی یادداشت اتنی اچھی تھی کہ وہ کسی نظم کا ایک صفحہ پڑھ لیتی تو اسے یاد ہو جاتا اگر نظم کسی زبان میں ہوتی جو اسے نہیں آتی تب بھی وہ شروع یا آخر سے نظم حرف بحرف سنا سکتی تھی۔ اپنے طالب علمی کے زمانے میں اس نے پوری پوری کتابیں حفظ کر لی تھیں۔

ماہرین نفسیات کے نزدیک دماغ کو مستعد رکھنے کے لئے نئے کام سیکھنا اور مطالعہ کرتے رہنا بہت زیادہ سودمند ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

چلتے چلتے

- لاہور میں بم کے دھماکے "را" کی تخریب کاری، را کا مرکز ربوہ ہے
- درآمدی وزیر اعظم کی بھناہٹ۔ یہ کیا! سوال گندم جواب چنا
- تخت ہزارہ میں قادیانیوں کی مسلم قبرستان میں تیل چھڑک کر آگ لگانے کی کمینہ حرکت۔

ازقلم۔ محمد حنیف ندیم سہارنپوری

○ ..... لاہور کے مختلف علاقوں میں بم دھماکوں سے تباہی مچ گئی۔ گو جانی نقصان نہیں ہوا البتہ مالی نقصان بہت زیادہ ہوا۔ بیسیوں افراد زخمی بھی ہوئے۔ یہ دھماکے "را" کے ایجنٹوں کی تخریب کاری بتائی جارہی ہے۔ ہمارے خیال میں "را" کے ایجنٹ باہر سے نہیں آئے بلکہ وہ اندر ہی موجود ہیں۔ ان کا مرکزی ہیڈ کوارٹر "ربوہ" ہے۔ اسمبلی ربوہ نے تڑوائی' نگران حکومت ربوہ نے بنوائی' معین قریشی کی درآمد ربوہ نے کرائی اور اب دھماکے کرکے الیکشن ملتوی کرانے کی سازشیں ہورہی ہیں تاکہ اس طرح ملک میں مکمل طور پر قادیانی اقتدار کی راہ ہموار ہوسکے۔

آپ کو یاد ہو کہ نہ یاد ہو' پاکستان کی سب سے پہلی اسمبلی ظفراللہ قادیانی نے تڑوائی تھی اور جسٹس منیر سے ساز باز کرکے اسے بحال بھی نہ ہونے دیا۔ ظفراللہ کا مقصد مارشل لاء کی راہ ہموار کرنا تھا تاکہ وہ فوج میں موجود قادیانی جرنلوں کی صورت میں پاکستان کے اقتدار کی باگ ڈور سنبھال لیں۔ مارشل لاء تو آیا اور بار بار آیا لیکن اقتدار نہ مل سکا اور ے قادیانی جرنل بھی ریٹائر ہوگئے۔ پھر اقتدار نہ ملنے کا بدلہ سقوط مشرقی پاکستان کی صورت میں لیا' جس کا مین کردار ایم ایم احمد تھا۔ اب ای ایم ایم احمد قادیانی نے ظفراللہ کی اتباع کرتے ہوئے اسمبلیاں تڑوائیں اور اپنی پسند کا وزیر اعظم بھی لے آیا۔ موجودہ نگران حکومت کا کام غیر جانبدارانہ الیکشن کا انعقاد ہے لیکن لاہور میں بم کے دھماکے یہ ظاہر کررہے ہیں کہ یہ نیک منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔ یہ دھماکے تربیت یافتہ تخریب کاری کرسکتے ہیں جبکہ فرقان فورس کی صورت میں قادیانیوں کے پاس ہزاروں تخریب کار موجود ہیں۔ ہم بم کے دھماکوں پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ وطن عزیز پاکستان کو قادیانی سازشوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

○ ..... پچھلے دنوں درآمدی نگران وزیر اعظم معین قریشی کے بارے میں یہ خبر آئی تھی کہ ان کی اہلیہ غیر مسلم ہے اور انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح بھی غیر مسلم سے کیا ہے۔ پھر ساتھ ہی یہ خبر بھی آئی کہ ان کے درآمد کنندگان میں ایم ایم احمد قادیانی شامل ہے۔ نگران وزیر اعظم کے لئے مسٹر قادیانی نے ہی نام پیش کیا ہے۔ جب درآمدی نگران وزیر اعظم صاحب امریکہ یاترا سے واپس آئے تو انہوں نے اخبارات پر بڑی خفگی کا اظہار کیا اور کہا کہ اخبارات میرے بارے میں غلط باتیں پھیلا رہے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں پاکستانی ہوں' مجھے اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے اور میں پاکستان کی مٹی میں دفن ہونا پسند کروں گا وغیرہ وغیرہ۔

مسٹر معین قریشی کی اہلیہ اور بیٹی کے بارے میں جو کچھ اخبارات میں آیا ہے اس کا آسان جواب تو یہ تھا کہ وہ صاف اور واضح لفظوں میں تردید کرتے کہ میری اہلیہ غیر مسلم نہیں اور نہ ہی میں نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی غیر مسلم سے کیا ہے۔ لیکن انہوں نے جو جواب دیا ہے وہ تو "سوال گندم' جواب چنا" کا مصداق ہے۔ وہ مسلم' غیر مسلم کی بحث سے کنی کترا گئے اور اپنی پاکستانیت کو زیر بحث لے آئے۔

یہاں ہزاروں نہیں لاکھوں ہندو ہیں' سکھ بھی ہیں' پارسی بھی ہیں' یہودی اور عیسائی بھی ہیں' قادیانی' بہائی اور ذکری بھی ہیں۔ وہ سب اپنے آپ کو پاکستانی کہلاتے ہیں۔ اس لئے نگران درآمدی وزیر اعظم صاحب! عوام میں آپ کے بارے میں جو بحث چل رہی ہے وہ آپ کے پاکستانی ہونے کے بارے میں نہیں بلکہ اس بارے میں ہے کہ آپ مسلمان ہیں تو کیسے؟ کہ بیوی غیر مسلم ہے اور بیٹی غیر مسلم کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔ اگر آپ پاکستانی ہیں اور آپ کو اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے تو یہ کوئی عجیب بات نہیں' ساری غیر مسلم اقلیتیں اپنے آپ کو پاکستانی کہلواتی ہیں اور اپنے پاکستانی ہونے کا فخریہ اظہار کرتی ہیں۔

اس لئے آپ اخبارات پر برہم ہونے کی بجائے اس بات کی صفائی پیش کریں کہ آپ کی بیوی کون ہے؟ اور داماد کس مذہب کا پیروکار ہے؟ اگر آپ صفائی نہیں دیتے تو ہم یہ بات کھل کر کہہ دینا چاہتے ہیں کہ آپ کے اس بیان سے (کہ میں پاکستانی ہوں اور یہ کہ مجھے اپنے پاکستانی ہونے پر فخر ہے) آپ کا مسلمان ہونا مشکوک ہو جاتا ہے۔

پھر آپ کی ایم ایم احمد قادیانی سے دوستی اور تعلقات بھی آپ کی شخصیت کو مجروح کر دیتے ہیں۔ اس لئے کہ نام تجویز کرنے والا اور درآمد کنندہ ایم ایم احمد قادیانی ہے اور چونکہ اس ملعون ازلی سے ملک کو نقصان پہنچ چکا ہے اور پاکستان دولخت ہو چکا ہے اس لئے نہ تو اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس شخص پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ جس کا نام یہ تجویز کرے۔ اکھنڈ بھارت ان کے ایمان کا جزو اور الہامی عقیدہ ہے۔ اس لئے ایم ایم احمد قادیانی سے اپنے تعلقات کا کھل کر اظہار کرنا ہوگا۔ یا تو صاف اقرار کرو اور یا پھر انکار کرو کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔

آئین پاکستان کی رو سے وزیر اعظم کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔ اسے حلف اٹھاتے وقت سرکار دو عالم' رحمتہ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ آپ' آخری نبی ہیں اور آپ' کے بعد کوئی نبی نہیں اور یہ کہ میں مرزا قادیانی کو نبی یا مصلح وغیرہ نہیں مانتا۔ لیکن یہ حلف اس وجہ سے غیر موثر ہو چکا ہے کہ مرزا طاہر نے اپنے تمام پیروکاروں کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ اپنی مطلب برآری کے لئے کوئی بھی قدم اٹھا سکتے ہیں' یعنی تقیہ کر سکتے ہیں۔

اس لئے ایم ایم احمد قادیانی کی دوستی اور تعلقات اور دوسرے عوامل کی وجہ سے معین قریشی کی شخصیت مشکوک ہو جاتی ہے۔ ہم ایک بار پھر انہیں متنبہ کر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اپنے عقیدے' مذہب اور مسلک کا کھل کر اظہار کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتے تو وزارت عظمیٰ چھوڑ دیں۔ یہاں ہم یہ بات بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ معین قریشی جو عرصہ دراز سے بیرون ملک مقیم رہا ہے' اسے وزارت عظمیٰ کے لئے درآمد کرنا پاکستانی عوام ہی نہیں' تمام سیاسی جماعتوں اور لیڈروں کی توہین ہے۔ اس لئے کہ اس سے نہ صرف اندرون ملک بلکہ بیرون ملک یہ تاثر عام ہوا ہے کہ پاکستان میں کوئی ایسا قابل شخص نہیں ہے' جو وزیر اعظم کا عہدہ سنبھال سکے۔ اسی لئے وزیر اعظم باہر سے درآمد کیا گیا۔ ہماری رائے ہے کہ ملک کے اندر سے ہی کسی قابل' ذہین' کھرے مسلمان اور غیر جانبدار شخص کو وزیر اعظم مقرر کیا جائے اور معین قریشی کو اس منصب سے الگ کیا جائے۔ قادیانیوں کا تجویز کردہ اور درآمد کردہ وزیر اعظم' پاکستان کے مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول ہے۔

○..... سرگودھا کے ایک قصبے تخت ہزارہ میں قادیانیوں نے مسلم قبرستان میں تیل چھڑک کر آگ لگا دی' جس سے نہ صرف مسلم قبرستان کی بلکہ قبروں میں مدفون میتوں کی شدید بے حرمتی ہوئی۔ قادیانیوں نے یہ کمینہ حرکت اس لئے کی کہ عدالت عالیہ نے قادیانیوں کی دائر کردہ رٹ خارج کر دی اور ان کے خلاف فیصلہ دے دیا۔ جب وہ مسلم قبرستان میں تیل چھڑک کر آگ لگا رہے تھے تو ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جا رہے تھے کہ۔

"ہم کسی عدالت کے حکم یا قانون کو نہیں مانتے' ہمارا جو بگاڑ سکتے ہو بگاڑ لو۔"

اس کے بعد یہ معاملہ معززین شہر اور شبان ختم نبوت کے نوجوان تھانے میں لے گئے تو تھانیدار نے ٹک مکا کر کے یعنی دوسرے لفظوں میں ان سے مبینہ طور پر کچھ لے دے کر قادیانیوں کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کر دیا۔

انہوں نے یہ حرکت اس لئے کی ہے کہ سپریم کورٹ نے بھی انہیں غیر مسلموں میں شامل کر دیا ہے' اب انہیں یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسلامی اصطلاحات اور اسلامی شعائر کا استعمال کریں۔ عدالتی فیصلے کے بعد ان کا یہ کہنا کہ ہم کسی عدالت کے حکم یا قانون کو نہیں مانتے' ہمارا جو کچھ بگاڑ سکتے ہو بگاڑ لو۔ ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کی سراسر توہین ہے اور اشتعال انگیز حرکت بھی۔ مسلم قبرستان کو جلانے اور قبروں میں مدفون میتوں کی بے حرمتی اور تذلیل کرنے کا واقعہ اس قابل نہیں کہ اسے نظر انداز کر دیا جائے۔ ضلع سرگودھا کے عوام انتہائی غیرت مند اور عشق رسول' کے جذبے سے سرشار ہونے کے ساتھ ساتھ بہت زیادہ حساس ہیں۔ اگر سرگودھا کی انتظامیہ نے مرزائیوں کی اس شرمناک اور کمینہ حرکت کا نوٹس نہ لیا تو پھر یہ معاملہ سرگودھا تک ہی محدود نہیں رہے گا بلکہ پورے ملک میں پھیل سکتا ہے۔ ایسے میں حالات بگڑنے کی تمام تر ذمہ داری سرگودھا انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

ابھی پچھلے دنوں قائم مقام صدر جناب وسیم سجاد صاحب نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس جناب نسیم حسن شاہ سے ملاقات کے دوران کہا تھا کہ "کسی لیڈر کو عدالتی فیصلوں پر تنقید کی اجازت نہیں دیں گے۔ نگران حکومت عدلیہ کے وقار کو کسی قیمت پر مجروح نہیں ہونے دے گی۔ عدلیہ کا احترام ہر شخص پر لازم ہے۔" جب عدلیہ کا احترام ہر شخص پر لازم ہے اور کسی لیڈر کو عدالتی فیصلوں پر تنقید کی اجازت نہیں تو قادیانی عدالتی فیصلے پر تنقید نہیں کر رہے بلکہ فیصلے سے بغاوت کر رہے ہیں۔ ہم جناب قائم مقام صدر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیانی قانون سے بالاتر مخلوق ہے؟ کیا یہ ایم ایم احمد اور ان کے جگری دوست درآمدی نگران وزیر اعظم معین قریشی کی وجہ سے تو ایسی حرکتیں نہیں کر رہے؟ ہماری جناب وسیم سجاد صاحب سے گزارش ہے کہ وہ اس صورتحال کا سختی کے ساتھ نوٹس لیں اور انہیں قانون کا پابند بنائیں۔

دھوکا دینے والا ہم میں سے نہیں

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ) دواؤں میں آمیزش۔ کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ۔ معاملات۔ لین دین اور تجارت میں ظاہر کچھ۔ اور باطن میں کچھ اور۔ یہ سب صورتیں دھوکا کی ہیں۔ دھوکا دینے والوں کو اس انتباہ سے کانپ اٹھنا چاہیئے۔ کہ دھوکا دینے والا۔ لَیْسَ مِنَّا۔ ہم میں سے نہیں ہے۔
یعنی وہ اسلامی معاشرے میں سے نہیں ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانو! اگر تم چھ باتوں کا ذمہ کر لو تو میں تمہارے لئے جنت کا ذمہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ جب تم بولو سچ بولو۔ دوسرے یہ کہ جب تم وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو۔ تیسرے یہ کہ جب تمہارے پاس امانت رکھوائی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔ چوتھے یہ کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھا کرو۔ پانچویں یہ کہ ظلم کرنے سے اپنا ہاتھ روکے رکھو۔ چھٹے یہ کہ اپنے جذبات نفسانی کی باگ ڈھیلی نہ ہونے دو۔

(مسند احمد)

امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء
قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی
کے خلاف قادیانیوں کی اپیل مسترد کرنے والے

سپریم کورٹ کے
قابلِ صد احترام جج صاحبان
کو
ملّتِ اسلامیہ کا خراجِ عقیدت

محمد طاہر رزاق لاہور

عقیدہ ختم نبوت اسلام کی اساس ہے۔ یہی وہ بنیادی پتھر ہے جس پر دین اسلام کی عمارت کھڑی ہے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جو جسد اسلام کی روح ہے۔ اس عقیدہ کی اہمیت و نزاکت کی وجہ ہے کہ مسلمان ہر عہد میں تحفظ ختم نبوت کے لئے بڑے حساس اور چوکس رہے ہیں۔ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب بھی کسی کمینہ خصلت نے تاج و تخت ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کی ناپاک جسارت کی' غیور مسلمانوں کی تلواریں اللہ کا انتقام بن کر اس کی طرف لپکیں اور اسے جہنم واصل کردیا۔ مسلمانوں کی تاریخ ختم نبوت کے محافظوں کی قربانیوں سے بھری پڑی ہے۔ وقت نے جب بھی انہیں پکارا' وہ لبیک لبیک کی صدائیں دیتے آئے اور اپنی جانیں نچھاور کردیں۔ تاریخ کے اوراق پر شہدائے ختم نبوت کے خون کی چمک رشک خورشید و قمر ہے۔

جب ہندوستان پر انگریز مکمل طور پر قابض ہوچکا تھا اور مسلمان غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ ظالم فرنگی نے مسلمانوں کے جسموں سے روح محمدؐ اور جذبہ جہاد نکالنے کے لئے جھوٹی نبوت کی ایک بھیانک سازش تیار کی اور اس کام کے لئے قادیان کے رہنے والے ایک مخص مرزا غلام احمد قادیانی کو منتخب کیا اور اس بد طینت نے پروگرام کے مطابق دعویٰ نبوت کردیا۔ جس کے ماننے والے آج بھی ہندوپاک کے علاوہ دیگر ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں اور انہیں قادیانی یا مرزائی کے نام سے پکارا جاتا ہے' جبکہ وہ خود کو "احمدی" کہلواتے ہیں۔ قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی نبی اور رسول ہے' اس کی بیویاں امہات المومنین ہیں' اس کے ساتھی صحابہ کرام ہیں' اس کی من گھڑت باتیں کلام اللہ ہیں' اس کی بیہودہ گفتگو حادیث ہیں' اس کا خاندان اہل بیت ہے' اس کی بیٹی سیدۃ النساء ہے' اس کا شہر مدینۃ المسیح ہے' اس کے تین سو تیرہ ساتھی بدری صحابہ کرام کی طرح ہیں۔ وہ اپنے سوا پوری ملت اسلامیہ کو کافر قرار دیتے ہیں' جو مرزا قادیانی کی نبوت کا اقرار نہ کرے' اسے کافر' سور' کنجری کی اولاد اور حرام الولد قرار دیتے ہیں۔ مسلمانوں کا کلمہ پڑھتے ہیں لیکن کلمہ میں "محمدؐ" سے مراد "مرزا قادیانی" سے لیتے ہیں۔ اپنی عبادت گاہ کا نام مسجد رکھتے ہیں' اذانیں دیتے ہیں' غرضیکہ شعائر اسلامی کا کھلم کھلا استعمال کرتے ہیں۔ مسلمانوں نے ان کے خلاف ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں دو زبردست تحریکیں چلائیں اور ۱۹۷۴ء کی تحریک کے نتیجہ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے انہیں غیر مسلم قرار دے دیا۔ لیکن ظالم قادیانی مسلمانوں کے سینے پر مونگ دلتے ہوئے شعائر اسلامی کا استعمال کرتے رہے۔ بالآخر مسلمانوں نے شعائر اسلامی کے تحفظ کے لئے ۱۹۸۴ء میں ایک طوفانی تحریک ختم نبوت چلائی' جس کے نتیجہ میں سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا لیکن ختم نبوت کے باغیوں نے اس آرڈیننس کو قبول نہ کیا اور قانون شکنی کرتے رہے۔

۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں نے قادیانیت کا جشن صد سالہ منانے کا پروگرام بنایا کیونکہ ایک صدی قبل یعنی ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء میں مرزا قادیانی نے لدھیانہ (بھارت) میں اس فتنہ کی بنیاد رکھی تھی۔ جھوٹی نبوت کا جشن منانے کے لئے ربوہ میں خصوصی انتظامات کئے گئے۔

① پورے ربوہ اور اردگرد و نواح کی پہاڑیوں اور عمارتوں پر چراغاں کرنے کے لئے لائٹ ڈیکوریشن پارٹیوں سے گوجرانوالہ' سرگودھا' فیصل آباد' راولپنڈی اور جھنگ وغیرہ سے سامان کرایہ پر حاصل کرنے کے لئے معاہدے کئے' ہزاروں روپیہ ایڈوانس دیا اور اسٹام پیپرز پر تحریریں حاصل کیں۔

② بجلی بند ہونے کی صورت میں وسیع پیمانہ پر جنریٹروں کا انتظام کیا گیا۔

③ لاکھوں مٹی کے دیے ٹرکوں پر منگوائے' جنہیں سرسوں کے تیل سے جلانا تھا۔

④ ربوہ میں سو گھوڑے' سو ہاتھی اور سو ملکوں کے جھنڈے لہرانے کا انتظام کیا۔

⑤ اس موقع پر ربوہ میں عورتوں اور مردوں کے لئے فوجی وردی تیار کی گئی' جسے پہن کر انہیں عسکری طاقت کا مظاہرہ کرنا تھا۔

⑥ اس کے علاوہ تقسیم مٹھائی' جشن' جلسے اور دیگر تقریبات وغیرہ کے لوازمات کا اہتمام کیا۔

مسلمانوں کو جب جھوٹے نبی کی جھوٹی نبوت کے جشن کا پتہ چلا تو وہ غیرت ایمانی سے بھڑک گئے اور قریب تھا کہ اسلامیان پاکستان' ربوہ پر چڑھ دوڑتے اور اینٹ سے اینٹ بجادیتے' لیکن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فوراً حالات کو کنٹرول میں لیا اور اعلیٰ حکام سے رابطہ قائم کیا۔ مسلمانوں کے غم و غصہ کو دیکھتے ہوئے ڈپٹی کمشنر جھنگ نے جشن پر پابندی عائد کردی۔ قادیانیوں کا جشن' سوگ میں تبدیل ہوگیا۔ جھوٹی نبوت پر اوس پڑگئی۔ اسلام فتح یاب ہوا اور کفر کو شکست فاش ہوئی۔ قادیانی اس شکست پر سر کچلے سانپ کی طرح بل کھا رہے تھے۔ وہ غصہ میں پھنکارتے ہوئے ہائی کورٹ میں جا پہنچے اور اس پابندی کو ہائی کورٹ میں چیلنج کردیا۔ جناب جسٹس خلیل الرحمان خان دامت

برکاتہم کی عدالت میں کیس لگا۔ عزت مآب جسٹس صاحب نے قادیانیوں سے کہا کہ اب جشن کا وقت گزر گیا ہے' اب یہ رٹ بعد از وقت ہے' لیکن قادیانی بضد تھے کہ جناب آپ ٹھیک فرماتے ہیں کہ جشن کا وقت بیت گیا ہے' لیکن ہم یہ فیصلہ چاہتے ہیں کہ یہ پابندی جائز تھی یا ناجائز؟

چنانچہ کیس کی کارروائی شروع ہوئی۔ انصاف کے ایوانوں میں قادیانیوں کی وہ درگت بنی کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ عزت مآب جسٹس خلیل الرحمان خان صاحب کے ایمانی قلم نے وہ تاریخی فیصلہ رقم کیا کہ جھوٹی نبوت کے گھروں میں صف ماتم بچھ گئی۔ کفر طشت ازبام ہوگیا۔ قادیانی بلبلا اٹھے اور سپریم کورٹ میں اس فیصلے کے خلاف اپیل دائر کردی اور اس کے ساتھ ہی امتناع قادیانیت آرڈیننس کو بھی چیلنج کردیا۔ مزید براں کوئٹہ ہائی کورٹ کے جناب جسٹس امیر الملک مینگل صاحب کے تاریخ ساز فیصلہ کو' جس میں انہوں نے قادیانیوں کی طرف سے شعائر اسلامی کی توہین پر قادیانیوں کو سزا سنائی تھی' کو بھی چیلنج کردیا۔ سپریم کورٹ کے فل بینچ نے ان تمام کیسوں کی سماعت کی۔ فل بینچ مسٹر جسٹس عبدالقدیر چوہدری' مسٹر جسٹس محمد افضل لون' مسٹر جسٹس سلیم اختر' مسٹر جسٹس ولی محمد اور جسٹس شفیع الرحمان پر مشتمل تھا۔ کیس کی بھرپور سماعت ہوئی۔ فریقین کے وکلاء نے تفصیل سے اپنا اپنا موقف پیش کیا۔ آخر سپریم کورٹ نے اپنا تاریخ ساز اور قادیانیت سوز فیصلہ سنا دیا۔ جس کا ہر ہر لفظ قادیانیت کی رگ جاں پر نشتر ہے' جس کی ہر ہر سطر نبوت کاذبہ کے گلے میں پھانسی کا پھندہ ہے اور جس کا ہر ہر صفحہ مرزائیت کے لئے پیغام اجل ہے۔ ۵۹ صفحات پر محیط یہ فیصلہ عزت مآب جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے تحریر فرمایا۔ جناب جسٹس ولی محمد اور جناب جسٹس محمد افضل لون نے جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری کے فیصلہ سے اتفاق کیا۔ جناب جسٹس سلیم اختر نے بھی قادیانیوں کی اپیل مسترد کرتے ہوئے تین صفحات پر مشتمل اپنا الگ فیصلہ لکھا جبکہ جسٹس شفیع الرحمان نے اس تاریخی فیصلے سے اختلاف کرتے ہوئے اپنا الگ اختلافی نوٹ لکھا۔ قابل صد احترام جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری مدظلہ کے تحریر کردہ فیصلہ کے چند موٹے موٹے نکات پیش خدمت ہیں۔

○..... امتناع قادیانیت آرڈیننس بنیادی حقوق کے خلاف نہیں۔

○..... قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال کرکے مسلمانوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ اگر قادیانی مسلمانوں کو دھوکا نہ دینا چاہتے ہوتے تو اپنی علیحدہ اصطلاحات بنا لیتے۔

○..... قادیانیوں کے مذہب کی کوئی بنیاد نہیں۔

○..... دنیا میں بے شمار مذاہب موجود ہیں لیکن کسی نے بھی دوسرے مذہب کی اصطلاحات کو نہیں اپنایا اور نہ ہی ان پر قبضہ جمایا ہے۔

○..... اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ غیر مسلموں کو شعائر اسلام کی آڑ میں اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے سے روکنے کے لئے قانون سازی کرے۔

○..... کسی کو بھی مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی کیونکہ یہ مسلمانوں کے عقائد کا حصہ ہیں۔

○..... قادیانیوں کی طرف سے بار بار مخصوص اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر اصرار مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہے کہ وہ انہیں دھوکا دینا چاہتے ہیں۔

○..... شہریوں کے جان و مال کے تحفظ کے لئے قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی کا فیصلہ درست تھا۔

جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری نے اس سارے فیصلے کا نچوڑ کیا خوب لکھا۔

"اس خطے کے مسلمانوں کے نزدیک سب سے قیمتی چیز ایمان ہے اور وہ کسی ایسی حکومت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں' جو ان کے ایمان کا تحفظ نہ کرسکے اور انہیں دھوکا دہی سے نہ بچا سکے۔"

سپریم کورٹ آف پاکستان نے کیس کی سماعت کے تقریباً" چھ ماہ بعد فیصلہ صادر فرمایا۔ مسلمانان پاکستان کو سپریم کورٹ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ وہ ہر روز امید کا ایک نیا چراغ جلا کر اس عظیم الشان فیصلے کا یوں انتظار کرتے' جیسے کوئی ماں ممتا کی تڑپ میں' گھر کی دہلیز پر بیٹھی اپنے گمشدہ بچے کا انتظار کر رہی ہو یا بارانی علاقے کا کوئی غریب دہقان اپنی کٹیا میں بیٹھا' آسمان پر نظریں جمائے بادلوں کا منتظر ہو۔ آخر انتظار کی یہ گھڑیاں ختم ہو کر خوشی و مسرت کی گھڑیوں میں تبدیل ہوگئیں۔ سپریم کورٹ کے ایوانوں سے یہ پر عظمت فیصلہ باد بہاری کا ٹھنڈا جھونکا بن کر آیا' جس سے ہر مسلمان کے دل کی کلی کھل اٹھی اور چہرے پر مسکراہٹوں کے پھول اپنی بہار دکھانے لگے۔

سپریم کورٹ کے قابل صد احترام جج صاحبان!

آپ نے عدل فاروقیؓ کی یاد تازہ کردی۔ آپ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی داستان عشق و وفا کو پھر زندہ کردیا۔ ہم آپ کی الفت اسلام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہم آپ کے دینی جذبہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ہم آپ کی اسلامی غیرت کو جھک جھک کر سلام عرض کرتے ہیں۔ ہم آپ کے عشق رسولؐ پر تحسین و آفرین کے پھول نچھاور کرتے ہیں۔ ہم وارفتگی کے عالم میں آپ کے اس قلم کے بوسے لیتے ہیں' جس سے یہ تاریخ ساز فیصلہ لکھا گیا۔ ہم محسوس کر رہے ہیں کہ پاکستان کی ہواؤں اور فضاؤں میں یہ نعرے گونج رہے ہیں۔ ہر مسلمان کے ہونٹوں پر یہ صدا ہے۔

پاسبان ناموس رسالتؐ جناب جسٹس عبدالقدیر چوہدری.....زندہ باد

محافظ ختم نبوت جناب جسٹس محمد افضل لون.....زندہ باد

عاشق رسولؐ جناب جسٹس ولی محمد.....زندہ باد

پروانہ شمع ختم نبوت جناب جسٹس سلیم اختر.....زندہ باد

لائق تحسین جج صاحبان!

آپ پوری ملت اسلامیہ کے محسن ہیں۔ پوری قوم آپ کو سلیوٹ کرتی ہے۔ تحفظ ختم نبوت کی تاریخ میں آپ کے نام ستاروں کی طرح جگمگاتے رہیں گے۔ آپ کی آئندہ آنے والی نسلیں اپنے زمانے کے لوگوں کے سامنے آپ کا تذکرہ کرکے فخر حاصل کریں گی۔ آپ نے یہ ایمان پرور فیصلہ لکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قریبی تعلق پیدا کرلیا۔ اللہ کی رحمتوں کو اپنی جانب متوجہ کرلیا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گنبد خضراء میں آپ سے کتنے خوش ہوں گے۔ مجاہد اعظم ختم نبوت سیدنا صدیق اکبرؓ کتنے شاداں و فرحاں ہوں گے۔ جنگ یمامہ کے شہدائے ختم نبوت اور دیگر زمانوں کے شہدائے ختم نبوت کی ارواح کتنی پر مسرت ہوں گی۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑویؒ' حضرت پیر جماعت علی شاہؒ' حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ' حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ' مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کتنے خوش و خرم ہوں گے۔ آپ نے ارتداد کے جن کو پابہ زنجیر کردیا۔ نبوت کاذبہ کے دجل و فریب کو ہتھکڑی لگا دی۔ شعائر اسلامی کے سامنے دیوار چین قائم کردی۔ ملک عزیز پاکستان کو ایک بہت بڑے خونی بحران سے بچالیا۔ قادیانی مذہبی بہروپیوں کی وردی اتروادی اور کفر و اسلام کے درمیان ایک حد فاصل قائم کردی۔

آپ نے یہ فیصلہ لکھ کر ثابت کردیا کہ۔

مال و زر جہاں کی تمنا نہیں مجھے
عشق رسولؐ میری متاع حیات ہے
دہلیز مصطفیٰؐ سے کہاں اٹھ کے جاؤں گا
میرا تو آسرا ہی پیغمبرؐ کی ذات ہے

واجب الاحترام جج صاحبان!

آپ اس فیصلے کی برکات اپنی ذات اور اپنے گھربار پر محسوس کریں گے۔ یہ فیصلہ سحاب کرم بن کر آپ کے سروں پر سایہ فگن رہے گا اور مصائب و مشکلات کی راہ میں سد سکندری بنے گا۔ (انشاء اللہ) ہم دل کو دامن بناکر آپ کے لئے دعاگو ہیں۔

عروج ہو ایسا نصیب تم کو دنیا میں
آسماں خود تمہاری رفعتوں پہ ناز کرے

باقی صفحہ ۲۴ پر

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے عملی تعاون کی اپیل

وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں مسلمانوں کی علمی و روحانی حیثیت کی بحالی کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پاکستان کے درج ذیل عظیم منصوبوں میں عملی حصہ لے کر اس خطہ مقدسہ کو دوبارہ علمی و روحانی گہوارہ بنائیے۔

- ○ لاکھوں قرآن مجید کی اشاعت اور گھر گھر فراہمی۔
- ○ ہزاروں طلباء کو پاکستان لاکر علم دین کے زیور سے آراستہ کرکے علماء و راسخین بنانا تاکہ وہ ان ریاستوں میں علمی مراکز قائم کرکے لوگوں کی دینی رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکیں۔
- ○ علماء کرام کی ایک کثیر تعداد کو پاکستان کے دینی مراکز میں تربیت دینا تاکہ دینی تعلیم کا ابتدائی کام شروع کیا جائے۔
- ○ زیادہ سے زیادہ تبلیغی جماعتوں کو ان ریاستوں میں بھیجنا تاکہ لوگوں کو نماز' روزہ اور علوم دین کے ضروری احکام سے آگاہ کرسکیں۔
- ○ بڑے بڑے دینی مدارس اور چھوٹے چھوٹے قرآن مجید کے مکاتب اور جگہ جگہ مساجد قائم کرنا تاکہ یہ خطہ دوبارہ اپنی علمی بلندی تک پہنچ سکے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مندرجہ بالا منصوبے آپ کی توجہ اور تعاون سے پورے ہوسکتے ہیں۔ اشاعت قرآن مہم کی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ان پروگراموں کو کامیاب بنائیں تاکہ یہ مراکز باطل فرقوں خصوصاً" قادیانیوں کی شرانگیزیوں اور ارتداد کے فتنے سے محفوظ رہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام معاونین کو اپنی طرف سے بہترین بدلہ عطا فرمائے۔

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدھم ———— امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی زید مجدھم ———— نائب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔

حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب زید مجدھم ———— جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ

آخری قسط

شرعی و قانونی حیثیت

قائدینِ پاکستان، عمائدینِ حکومت، تمام مکاتبِ فکر کے جید علماء، مشائخ عظام سیاسی زعماء، دینی و سیاسی راہنما نیز عیسائی و اقلیتی لیڈر کیا کہتے ہیں؟

مرتبہ: صاحبزادہ طارق محمود

شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے حق میں اور اس کے خلاف دلائل موجود ہیں لیکن ابھی تک اندراج کا مخالف فریق یہ ثابت نہیں کرسکا کہ یہ اندراج کرلینے سے شناختی کارڈ کے حامل کو کیا نقصان پہنچے گا؟ کیونکہ کارڈ میں اگر کسی فرد کے بارے میں لکھ دیا جائے کہ وہ مسلمان ہے یا مسیحی ہے تو اس میں کیا قباحت ہے اور اس سے کیا خرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ ہے؟ اگر پاکستان سیکولر یا لادین ملک ہوتا تو شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج غیر ضروری ہوتا لیکن جب ملک کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا جاچکا ہے تو مذہب کے اندراج کو بھی قبول کرلینا چاہئے۔ مذہب کے اندراج کی نفی صرف ان لوگوں کے لئے فائدہ مند ہو سکتی ہے جو اجنبی حلقوں کو فریب دینا چاہتے ہوں۔ کیونکہ آج کل نام رکھنے کا جو رجحان چلا ہے اس سے غلط فہمی پیدا ہوجانے کا احتمال نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ رہا مسلک کا معاملہ تو اسے مذہب کے برابر اہمیت حاصل نہیں ہے اور اس میں وقتاً "فوقتاً" تبدیلی کا امکان ہوسکتا ہے' اس لئے کارڈ میں مسلک کے اندراج کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

ہمارے خیال میں شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کو مسئلہ نہیں بنانا چاہئے اور جب وزیر اعظم نے اس اندراج کی منظوری دے دی ہے تو کسی وزیر اعلیٰ کو اس سے اختلاف نہیں کرنا چاہئے۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے آبادی کی اکثریت شناختی کارڈ میں مذہب کے اندراج کے حق میں ہے اس لئے اس کی رائے کا احترام کیا جانا چاہئے کیونکہ جمہوریت میں فیصلے کثرت رائے ہی کے ذریعے ہوتے ہیں"۔ (روزنامہ خبریں جمعۃ المبارک۔ ۱۰ر جمادی الاول ۱۴۱۳ھ ۶ر نومبر ۱۹۹۲ء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج

"مذہب ..... نام' ولدیت اور جائے پیدائش وغیرہ کی طرح کسی بھی شخص کی شناخت کا ایک ایسا اہم جزو ہے' جسے چھپانے کی بجائے بالعموم ہر شخص فخر اور اطمینان کے ساتھ اس کا اظہار کرتا ہے۔ وہ اپنے مذہب کو برحق اور درست سمجھتا ہے' تب ہی تو اسے اختیار کرتا ہے۔ اس لئے وہ اسے پوشیدہ رکھنے کی بھی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ آخر جس مذہب پر وہ ایمان رکھتا ہے' جس کی تبلیغ کرتا ہے اس کے اظہار میں اسے کوئی ندامت و شرمندگی کیوں محسوس ہو؟ پھر بجائے خود لوگوں کے نام' عبادات کے طریقے' رسوم و رواج' رہن سہن اور زندگی کے دوسرے بہت سے پہلو یہ واضح کردیتے ہیں کہ کس کا مذہب کیا ہے؟ اس لئے یہ خدشہ کہ شناختی کارڈ میں شہری کا مذہب درج کردینے کا نتیجہ اقلیتوں کے امتیازی سلوک کا نشانہ بنائے جانے کی صورت میں نکلے گا' جو سراسر بے بنیاد ہے۔

اگر پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ کوئی بدسلوکی روا رکھی جاتی ہوتی' تو اس کے لئے ان کی شناخت کوئی مسئلہ نہیں تھی' لیکن نہ صرف پاکستان کے ۴۵ سال بلکہ مسلمانوں کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے اپنی ریاستوں میں اقلیتوں کے ساتھ ہر طرح کے تعصب سے پاک' بہترین برتاؤ کی شاندار مثالیں قائم کی ہیں۔ ان کے حقوق کا پورا پورا تحفظ کیا ہے۔ انہیں اپنی اہلیت کے مطابق آگے بڑھنے' ترقی کرنے اور بلند مناصب تک پہنچنے کے تمام مواقع فراہم کئے ہیں۔

اس مسئلے کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر غور کیا جائے تو یہ بات انتہائی قرین قیاس نظر آتی ہے کہ بظاہر جن اندیشوں کی بنیاد پر شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کی اضافے کی مخالفت کی جارہی ہے' حقیقتاً" اس رویئے کا سبب اندیشے نہیں بلکہ کچھ اور عوامل ہیں اور یہ عوامل بھی کچھ ایسے ڈھکے چھپے نہیں۔ پی ڈی اے نے ۳۰ر اکتوبر کو اپنے اعلان اسلام آباد میں ان پر سے پردہ اٹھادیا ہے۔ دوسری باتوں کے علاوہ اس اعلان میں جداگانہ طریق انتخاب کو ختم کرکے مخلوط طریق انتخاب رائج کرنے کے عزم کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافہ کی مخالفت کا اصل سبب مخلوط طریق انتخاب کے لئے راہ ہموار کرنا نظر آتا ہے اور طریق انتخاب کی تبدیلی کی آڑ میں پاکستان کی اسلامی نظریاتی

ریاست کے کردار کو سیکولر اسٹیٹ سے بدل دینے کا جو ارادہ کار فرما ہے' عام سیاسی شعور اور بصیرت رکھنے والا ہر شخص بآسانی اس تک پہنچ سکتا ہے۔

اپنے ان تمام اہل وطن سے' جو اقلیتی آبادی سے تعلق رکھتے ہیں' ہماری گزارش ہے کہ وہ ٹھنڈے دل ودماغ سے غور کریں' ہمیں امید ہے کہ وہ بھی اسی نتیجے پر پہنچیں گے کہ جداگانہ انتخابات ان کے مفادات کے تحفظ کا یقینی ذریعہ ہیں اور شناختی کارڈ پر مذہب کا اندراج ان کے لئے کسی کے لئے بھی نقصان دہ نہیں بلکہ اس طرح انتخابی عمل کے دھاندلی کے امکانات سے پاک ہوجانے کے سبب انہیں ان کے حقوق کی بہتر ضمانت فراہم ہوسکے گی"۔ (ہفت روزہ تکبیر ۱۲ر نومبر ۱۹۹۲ء)

شناختی کارڈ اور مذہب

"پاکستان کے بعض نام نہاد دانشوروں کو آج کل ایک اور شوشہ ہاتھ آگیا ہے۔ شناختی کارڈ میں مذہبی خانے کے اضافے کے فیصلے پر لے دے کی جارہی ہے' اور وہ وہ نکتے پیدا کئے جارہے ہیں کہ اللہ دے اور بندہ لے۔ اسے اقلیتوں کے خلاف سازش قرار دے ڈالا گیا ہے.... کئی حضرات دیکھا دیکھی اس جھگڑے میں شریک ہوگئے ہیں.... عیسائیوں کو عیسائی' پارسیوں کو پارسی اور ہندوؤں کو ہندو کہنا یا لکھنا اگر ظلم ہے ڈکشنری میں ظلم کی تعریف اور ظلم کے معانی بدلنا پڑیں گے.... غیر مسلموں کے مسلمان وکیلوں کو خدا معلوم فیس کس نے ادا کی ہے کہ بے چارے ان کو ان کے مذہب سے محروم کرنے کا نام روشن خیالی رکھ رہے ہیں.... اللہ تعالیٰ ان "اہل فکر ونظر" کو فکر اور نظر کے صرف نقطے ہی عطا کردے تو انہیں اپنے خیالات پڑھ کر اور سن کر شرم آجائے گی"۔ (ہفت روزہ زندگی ۔ ۷ر نومبر ۱۹۹۲ء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ مزید تاخیر ناقابل برداشت ہوگی!

"سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں قادیانیوں کا داخلہ ممنوع ہے' بے شمار قادیانیوں کو نشاندہی ہونے پر وہاں سے نکالا گیا ہے جو حکومت پاکستان کے لئے بدنامی کا باعث بنا۔ چنانچہ قادیانیوں نے اس فیصلہ کے خلاف بڑی موثر پلاننگ کی ہے اور خود کو سامنے کرنے کی بجائے نام نہاد غیر مسلم تنظیموں سے مال روڈ پر احتجاجی مظاہرے کرواکر حکومت کو ڈرانے اور دھمکانے کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اور اس سلسلہ میں ملک کی ان آوارہ اور بدمعاش بازاری عورتوں کا سہارا لیا ہے جو فی الواقع اسلامیہ جمہوریہ پاکستان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہیں۔ لیکن حیرانگی اس بات پر ہے کہ حکومت ان بازاری عورتوں اور نام نہاد غیر مسلم خصوصاً" عیسائی تنظیموں سے اس قدر مرعوب ہوتی نظر آرہی ہے کہ حکومت کے کئی ایک ذمہ دار وزراء کی طرف سے یہ بیان جاری کیا گیا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے علیحدہ خانہ کا جو فیصلہ کیا گیا ہے' اس پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔ حکومت کے اندر قادیانیوں کی ایک اہم لابی موجود ہے' جو اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہمہ وقت مصروف ہے۔ حالانکہ سرسری نظر سے بھی دیکھا جائے تو عیسائیوں یا دوسری غیر مسلم اقلیتوں کو اس فیصلہ سے کیا خطرہ لاحق ہے؟ وہ تو پہلے ہی غیر مسلم اقلیت ہیں۔ اور اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کرتے ہیں۔ کیا ایک عیسائی اور ہندو یا سکھ اور یہودی اپنے آپ کو عیسائی' ہندو یا سکھ اور یہودی کہلوانا پسند نہیں کرتا؟ بلکہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کے اضافہ سے اقلیتوں کے حقوق اور زیادہ محفوظ ہوگئے ہیں۔

تکلیف صرف قادیانیوں کو ہے' جنہوں نے پاکستان کی قومی اسمبلی کے فیصلہ کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا اور وہ ابھی تک اس آئین اور قانون کا منہ چڑا رہے ہیں' جس کی نمائندگی ملک کی ۹۸ فیصد سے زائد آبادی کرتی ہے"۔ (ہفت روزہ خدام الدین ۔ ۶ر نومبر ۱۹۹۲ء)

شناختی کارڈ میں مذہب کا اندراج

"عوام کے مسلسل مطالبے پر حکومت پاکستان نے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کردیا ہے' جس پر لادین حلقوں نے ایک طوفان اٹھا رکھا ہے۔ لاہور کے بشپ صاحب نے تو یہ بھی ارشاد فرمادیا ہے کہ عیسائی' سکھوں کی طرح اپنا الگ وطن بناسکتے ہیں۔ اس نوع کے شدید رد عمل کا محرک تو سمجھ میں آتا ہے مگر اس کے پیچھے کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے' وہ جداگانہ طریق انتخاب کی بنیاد پر مسلمانوں کے ووٹوں سے وجود میں آیا۔ آئین میں اسلام کو ریاست کا مذہب قرار دے رکھا ہے اور جداگانہ طریق انتخاب کو آئینی تحفظ حاصل ہے۔ ان تاریخی حقائق اور آئینی مندرجات کا تقاضہ ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ہونا چاہئے تاکہ ریاست اقلیتوں کے حقوق اور مراعات کا بطور خاص اہتمام کرسکے اور انتخابات کے انعقاد اور ووٹروں کے اندراج میں آسانی ہو۔

ہندوؤں' عیسائیوں اور پارسیوں کے نام تو مسلمانوں سے اتنے مختلف ہوتے ہیں کہ انہیں پہچان لینے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی' لیکن قادیانیوں اور لاہوریوں کے نام بالکل مسلمانوں جیسے ہیں اور انہیں پاکستان کے دستور نے غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے۔ دراصل اس غیر مسلم اقلیت اور مسلمان اکثریت کے درمیان تمیز قائم کرنے کے لئے شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ اب قادیانی حضرات عوام اور دستور کے فیصلے کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں۔ کبھی یورپ اور امریکہ میں زہریلا پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ پاکستان میں ان پر بے پناہ ظلم توڑے جارہے ہیں اور کبھی پاکستان میں بسنے والے عیسائیوں کو ورغلاتے ہیں اور کبھی لادین عناصر کو حکومت پر حملہ آور ہونے کے لئے شہ دیتے ہیں۔ جرمنی کے وزیر خارجہ نے قادیانیوں کے حوالے سے پاکستان کے ارباب حکومت کے ساتھ جس لب ولہجے میں گفتگو کی' وہ قادیانیوں کی شرانگیز مہم ہی کا رد عمل تھا۔ امریکہ بھی قادیانیوں کا مسئلہ بار بار اٹھا چکا ہے۔ اس پس منظر میں تمام محب وطن قوتوں کو یکجا ہوکر بڑی حکمت سے اس فتنے کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ ایک طرف حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنے ہوں گے اور دوسری طرف اپنی اقلیتوں کے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کی روایت کا تحفظ کرنا ہوگا"۔ (اردو ڈائجسٹ ایڈیٹر الطاف حسن قریشی نومبر ۱۹۹۲ء)

باقی صفحہ ۳۲ پر

چہرے کے ڈنٹ دور کیجئے فون 680800
پچکے گال چہرے کے ڈنٹ کمزور دبلا پتلا جسم مذاق و پریشانی کا سبب ہیں جسم کو موٹا مضبوط طاقتور سرخ خوبصورت سمارٹ دلکش بنانے. بھوک کی کمی، بدہضمی، پٹھوں جگر ومعدہ کی کمزوری گرمی پرانی دردیں نزلہ کیرا، بلغم
ٹانسلز کا علاج بغیر اپریشن بواسیر پرانی خارش، یادداشت کی کمزوری اور موٹاپے سے نجات
قد بڑھایئے ○ گنجاپن
لڑکے لڑکیاں قد بڑھانے، پُروقار شخصیت بنانے، گرتے بال روکنے نئے بال اگانے گنجاپن دور کرنے بالوں کو سیاہ و لمبا گھنا ملائم چمکدار خوبصورت بنانے سکری خشکی دور کرنے چہرے کے کیل پھنسیاں چھائیاں بدنما داغ دور کرنے چہرے کو صاف اور ملائم بنانے
پتھری کا علاج بغیر اپریشن نسوانی حسن مخصوص امراض
نسوانی حسن کی نشوونما، اولاد نہ ہونا، زنانہ ومردانہ امراض نسوانی وجنسی کمزوری مثانے کی گرمی جوان اور طاقتور بننے کیلئے ہم سے مشورہ کریں۔ پرانی پیچیدہ امراض کا علاج آٹومیٹک الیکٹرک کمپیوٹر سے کیا جاتا ہے (جوابی لفافہ ضرور بھیجیں اپنا پتہ اردو میں خوشخط لکھیں)
دیسی ہومیو علاج
ہومیو ڈاکٹر جمیل احمد سلیمی آر ایچ ایم پی گورنمنٹ آف پاکستان غلام محمد آباد چنیوٹ چوک صدر بازار فیصل آباد پوسٹ کوڈ نمبر 38900

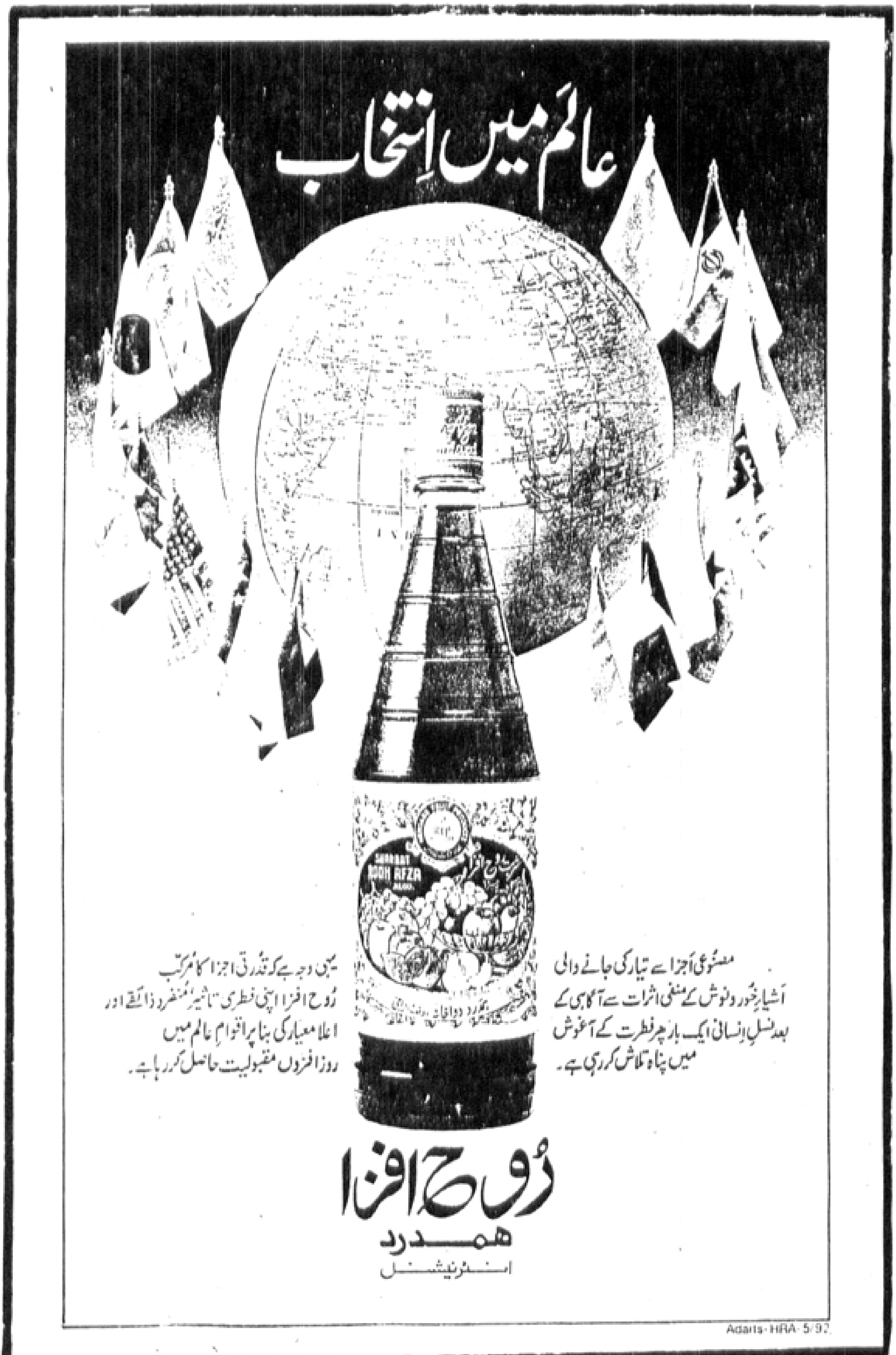
عالَم میں اِنتخاب
مصنوعی اجزا سے تیار کی جانے والی
اشیائِ خورونوش کے منفی اثرات سے آگاہی کے
بعد نسلِ انسانی ایک بار پھر فطرت کے آغوش
میں پناہ تلاش کر رہی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ قدرتی اجزا کا مرکب
رُوح افزا اپنی فطری تاثیر، منفرد ذائقے اور
اعلا معیار کی بنا پر اقوامِ عالم میں
روز افزوں مقبولیت حاصل کر رہا ہے۔
رُوح افزا
ہمدرد
انٹرنیشنل
Adarts-HRA-5/92

ہمعہ
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمایئے
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ — ۲۵/بی سائٹ کراچی - فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

خالص اور سفید
صاف و شفاف
شمس
(چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ
کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر — ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

شرم وحیا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے ہر دین کا ایک اخلاق ممتاز ہوتا ہے ہمارے دین کا ممتاز اخلاق شرم کرنا ہے۔ (موطا)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ کسی بندے کو ہلاک کرنا چاہتا ہے تو اس سے حیا چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں شرم نہیں رہتی تو وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر و مبغوض بن جاتا ہے جب اس کی حالت اس نوبت تک پہنچ جاتی ہے تو پھر اس سے امانت کی صفت بھی چھین لی جاتی ہے۔ جب اس میں امانت داری نہیں رہتی تو وہ خیانت میں مبتلا ہونے لگتا ہے۔ اس کے بعد اس سے صفت رحمت اٹھا لی جاتی ہے۔ پھر تو وہ پھٹکارا مارا مارا پھرنے لگتا ہے۔ جب تم اس کو اس طرح مارا مارا پھرتا دیکھو تو وہ وقت قریب آجاتا ہے کہ اب اس سے رشتہ اسلام ہی چھین لیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خطبہ شاید ہی ایسا ہو جس میں آپؐ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں اور جس کا عہد (وعدہ) مضبوط نہیں اس کا دین نہیں۔ (مشکوٰۃ)

بقیہ: شناختی کارڈ

مسیحی بھائیوں کا احتجاج

"شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اضافے سے خائف مسیحی بھائی احتجاج میں مصروف ہیں..... کئی پادری صاحبان بھی احتجاجی سیاست میں الجھ رہے ہیں... وہ دلیل کی زبان سمجھنے پر آمادہ نہیں۔ عقل حیران ہے کہ کسی بھی مسیحی کو مسیحی کہلانے پر اعتراض کیوں ہے؟ مذہب ہر شخص کے لئے فخر کا باعث ہے.... ہر شخص اپنے مذہب کے لئے جان تک قربان کردینے کو عین سعادت سمجھتا ہے.... مسیحی بھائیوں سے اگر یہ مطالبہ کیا جاتا کہ وہ "مسلمانوں جیسے" بن جائیں تو احتجاج درست ہوتا.... دنیا کی تاریخ کا یہ انوکھا احتجاج ہے کہ ایک مذہب کے نام لیوا' اس مذہب کے حوالے سے اپنے تفاخر اور شناخت پر احتجاج کر رہے ہیں"
۔(ہفت روزہ زندگی۔ ۱۵ تا نومبر ۱۹۹۲ء)

سرسری جائزہ

"کل چار گھنٹوں کی محنت سے یہ سرسری جائزہ مرتب کرکے آپ کی خدمت میں پیش کیا ہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ پورے ملک کے قومی اخبارات کا مزید مطالعہ کیا جاتا تو اس سے کئی گنا زیادہ رپورٹ تیار ہوتی۔ تاہم اتنی عرض ہے کہ یہ مطالبہ اسلامیان پاکستان کا متفقہ مطالبہ ہے۔ اس کی مخالفت کرنے والے محض سیکولر اور قادیانی لابی کی سازشوں کا شکار ہیں۔ امید ہے کہ حکومت دوست دشمن کی پہچان کرے گی"۔

ختم شد

بقیہ: سپریم کورٹ

اس تاریخ ساز مقدمہ میں امت مسلمہ کی وکالت کی سعادت اٹارنی جنرل جناب عزیز اے منشی' جناب مقبول الٰہی ملک ایڈووکیٹ جنرل پنجاب' جناب اعجاز یوسف ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان' جناب راجہ حق نواز ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب ایم اے آئی قرنی ایڈووکیٹ آن ریکارڈ' جناب ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب محمد اسماعیل قریشی سینئر ایڈووکیٹ سپریم کورٹ' جناب ممتاز علی مرزا ڈپٹی اٹارنی جنرل' جناب سردار خان ایڈووکیٹ جنرل صوبہ سرحد' جناب عبدالغفور منگی ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سندھ' جناب ایم ایم سعید بیگ کو حاصل ہوئی۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی سے یہ ذمہ داری پوری کی اور اس کیس کو ساحل مراد تک پہنچایا۔

واجب الاحترام وکلاء صاحبان!

آپ ہمارا ناز ہیں' آپ ہمارا مان ہیں' آپ وکیل مصطفیٰ ہیں' آپ وکیل دین مصطفیٰ ہیں۔ آپ کے دلائل کے الفاظ تحقیق کے چرتے' آپ کے جملے شمشیر کی دھار تھے' آپ کا لہجہ طغیانی بپا کئے دریا کی روانی تھا جس نے قادیانیت کے پرخچے اڑا دیئے۔ قوم آپ کی مشکور و ممنون ہے اور احسان مندی کا اظہار کرتے ہوئے کہہ رہی ہے۔

خدا کرے تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

بقیہ: توحید یا تثلیث

اوران کی نقل کے لئے زیادہ جدوجہد اور تگ و دو کی ضرورت نہیں بلکہ یہ تمام امور خود بائبل سے ہی نہایت آسانی اور صفائی سے غیر صحیح اور غلط ثابت ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ آپ میری اس تحریر کو مطالعہ فرماکر میرے دعویٰ کی سو فیصد تصدیق کرنے کے لئے بیتاب ہوجائیں گے انشاء اللہ۔

ایک دردمندانہ گذارش

یہ ہے کہ میرے عیسائی بھائیوں کو میرے اس دعویٰ اور دعوت پر ناراضگی کا اظہار نہ کرنا چاہئے بلکہ نہایت دیانتداری اور خلوص سے سوچنا چاہئے کہ اگر یہ مسئلہ تثلیث وغیرہ واقعی بائبل اور انجیل مقدس کا مسئلہ ہوتا تو پھر عیسائی عالموں اور بزرگوں کو اس کی تائید اور ثبوت کے لئے اپنی طرف سے یوحنا ۵: ۷ شامل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ مسیح کی ابنیت کے لئے اعمال ۸: ۳۷ کی کیا حاجت تھی؟

(۲) بعض بزرگوں نے متی ۲۸: ۱۹ کو بھی تثلیث کے ثبوت کے لئے پیش کیا ہے مگر پادری ڈمیلو وغیرہ نے اس آیت کو بھی مشکوک اور الحاقی قرار دے کر اس امید کو ختم کردیا ہے۔

(۳) بعض نے انجیل یوحنا کی پہلی آیت کو اثبات تثلیث میں پیش کیا مگر وہاں سے بشرط ثبوت صرف خدا اور کلام دو ہستیوں کا اثبات ہوگا۔ نیز بعض عیسائی علماء نے اس انجیل کی ابتدائی ۱۸ آیات کو مشکوک قرار دیا ہے۔

علاوہ ازیں اگر باپ۔ بیٹا اور روح القدس کو الوہیت۔ ازلیت اور ابدیت میں مشترک تسلیم کرلیا جائے تو یہ سراسر غیر معقول ہوگا کیونکہ تیسرے اقنوم اور رکن روح القدس کے بارے میں عیسائیوں میں ابھی اختلاف ہے کہ آیا روح القدس صرف باپ (خدا) سے صادر ہوتا ہے۔ یا صرف بیٹے سے یا دونوں سے۔ اسی طرح یہ عقیدہ سراسر مستقل تین ذوات اور شخصیات کا ترجمان ہوجاتا ہے جن کی تاثیرات اور صفات الگ الگ ہیں۔ اور یہ صورت مسیحی بھی قبول کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔

ورنہ اگر یہ تینوں متحد ہوتے تو تینوں کی صفات و تاثیرات بھی متحد ہوتیں بہرحال عیسائیوں کا یہ مسئلہ ایک ایسی الجھن ہے۔ جس کو کوئی بھی پوپ۔ یا بشپ وغیرہ حل کرنے سے قاصر ہے۔

لہٰذا ہم سب کو صرف توحید خالص ہی کی دعوت دیتے ہیں جو کہ تمام انبیاء و صحائف کا مشترکہ اور بنیادی نظریہ اور مشن تھا۔ چنانچہ اسی بنا پر خدا کے آخری اور لاتبدیل کلام برحق (قرآن مجید) میں اس حقیقت (توحید خالص) کی پوری تفصیلات پیش کرکے اور ہر قسم کی غلط فہمیوں کا ازالہ فرما کر عام بنی نوع انسانیت کو اپنانے کی دعوت دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ رؤف و رحیم اپنی پیاری مخلوق ہر فرد انسانی کو اس کے سمجھنے اور اپنانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ (آمین)

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

ختم نبوت کانفرنس صدیق آباد

ربوہ

۱۲ ویں سالانہ کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس مسلم کالونی صدیق آباد ربوہ

ضلع جھنگ مورخہ ۱۴، ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۳ء بمطابق ۲۷، ۲۸ ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ

بروز جمعرات، جمعہ شب و روز منعقد ہو رہی ہے انشاء اللہ العزیز

ملک بھر کے جماعتی رفقاء سے اپیل ہے کہ وہ کانفرنس کو مثالی اور کامیاب بنانے کے لئے اپنی تجاویز سے مطلع فرمائیں اور کوشش کریں کہ اس کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ رفقاء کو لائیں تاکہ حق و صداقت کی آواز سے وہ بہرہ ور ہو سکیں کانفرنس اتحاد امت کا مظہر ہوگی اسے کامیاب بنانا ہم سب کا ملی فریضہ ہے حق تعالیٰ شانہ اس کانفرنس کو ہر قسم کے شر و فتنہ سے محفوظ فرمائیں اور اسے منکرین ختم نبوت کی ہدایت کا وسیلہ بنائیں آمین

بحرمتہ النبی الامی الکریم

معلومات و رابطہ کیلئے:
(حضرت مولانا) عزیز الرحمٰن (صاحب) جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ صدر دفتر حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون: ۴۰۹۷۸